

منتخب

الکتاب التواریخ

شامل

قطعات ماده تاریخ فارسی

سوره

سید شریف احمد شرافت نوشاهی

تجاده نشین دربار حضرت سید حاجی محمد نوشته گنج بخش قدس سره

(۹۵۹ — ۱۰۶۴ هـ ق)

به تدوین و کوشش

سید رضاء الله شاه عارف نوشاهی

از انتشارات مکتبه نوشا هیریه . صاحبان شریف ، ضلع گجرات

۱۳۹۶ هجری قمری ۱۹۷۶ میلادی

مختصات کتاب

نام کتاب	: منتخب اعجاز التواتر
سراينده	: سيد شريف احمد شرافت نوشاھي .
بہ تدوين و کوشش	: سيد رضا اللہ شاھ عارف نوشاھي .
کاتب	: مولانا عبدالعزیز ، راولپنڈی .
چاپ	: ایس بی پرنٹرز ، راولپنڈی .
کاغذ	: ۵۶ گرمی آفٹ . ساخت پاکستان .
تعداد	: ۵۰۰ :
تقطيع	: ۲۲ x ۱۵ سائيمٹر .
ناشر	: مکتبہ نوشاھيہ ، ساہنپال شريف ، تحصیل پھالیہ ، ضلع گجرات
تاریخ چاپ	: ۱۳۹۶ ہجری . ۱۹۷۶ عیسوی
قیمت	: ۷ روپيہ
پتے	: ۱- مکتبہ نوشاھيہ ، ساہنپال شريف ، تحصیل پھالیہ ، ضلع گجرات .
	: ۲- ادارہ معارف اعظمیہ نوشاھيہ ، چیماری سٹریٹ ، بازار نوشہ پیر ، مرید کے ، ضلع شیخوپورہ .

حق چاپ و نشر محفوظ است

فہرست مطالب

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۴۲	سید نور الہی نوشاہی	۹	مقدمہ از سراینده
"	حکیم فقیر محمد چشتی امرتسری	۱۱	مادہ تاریخ گوی نوشاہیان
۴۳	سید غلام احمد کاتب نوشاہی	۱۵	تقدیم از مرتبہ
"	سید بشیر احمد بشارت نوشاہی		<u>بخش اول</u>
۴۵	پیر غلام دستگیر نامی		<u>قطعات مادہ های تاریخ وفات</u>
۴۶	مولانا سزرا احمد لاپوری	۳۵	حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری
۴۷	سائیس دسوندھی شاہ لدهیا لوی	"	حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش
"	علیحضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی	۳۶	حضرت شیخ عبدالرحمن پاک نوشاہی
۴۹	پیر ظفر حسین شاہ قریشی	"	حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی
۵۰	سیدہ حسین بی بی نوشاہی (مادر سراینده)	۳۷	سید فتح الدین نوشاہی
"	مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ	۳۸	سید حافظ نور اللہ نوشاہی
۵۱	میاں خدابخش نوشاہی	"	شاہ ولی محمد چشتی سیکری
"	مولانا عبد الغفور رھزاروی	۳۹	مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
۵۲	مفتی محمد مظفر احمد نقشبندی	۴۰	مولانا محمد عالم آسی امرتسری
"	مولانا محمد عمر اچھروی	۴۱	حضرت محمد علی جناح قائد اعظم

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۶۸	سید مستنصر سعید بن سید سعید الطغر نونشا، بخش سوم	۵۳	حافظ محمد احمد نقشبندی
	قطعات مادہ های تاریخ تالیف و	۵۴	پیر عبد الرحیم قادری
	چاپ کتب	"	منقبتی احمد یار خان نعیمی
۷۱	"کنز الفوائد" تالیف سید بشارت نوشا،	۵۵	مختر مہ غلام فاطمہ زوجہ حکیم فقیر محمد حشقی
۷۲	"تاریخ گجرات" تالیف پرفسور احمد حسین قریشی	"	پیر فضل حسین فضل گجراتی
	"مکتوبات مجدد الف ثانی" ترجمہ از مولانا	۵۶	میر فضل عثمان نقشبندی
	محمد سعید احمد	"	بی بی وحیدہ سلطانہ زوجہ پیر ظفر حسین قریشی
۷۳	"تذکرہ علمای اہلسنت" تالیف مولانا	۵۷	پیر غلام محی الدین کولڑوی
	محمود احمد قادری	۵۸	میاں علی محمد خان بسنی شریف
۷۴	"مولانا غلام محمد ترنم" تالیف حکیم	۵۹	زبیر حسن ابن محمد ایوب قادری
	محمد موسی امرتسری		بخش دوم
	"احوال و آثار عبداللہ خویشلی قصوی"		قطعات مادہ های تاریخ ولادت
	تالیف پرفسور محمد اقبال مجیدی	۶۳	سید ریاض الحسن بن سید شرافت نوشاہی
۷۵	"اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام" تالیف مولانا	"	سید سعید الطغر بن سید شرافت نوشاہی
	اختر شاہ جہان پوری	۶۴	محمد عنایت اعجاز محبوب
۷۶	"کشف المحجوب" ترجمہ از مولانا	۶۵	سید قدوس اختر بن سید بشارت نوشاہی
	ابوالحسنات محمد احمد	۶۶	سید عارف نوشاہی بن سید بشارت نوشاہی
	"سیر العارفين" تالیف جمال ہلوی	۶۷	سید افضل البطین شاہ بن سید بشارت نوشاہی
		۶۸	سید استقرار حسن شاہ بن سید ریاض الحسن نوشاہی

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۸۱	تعمیر مسجد نوشاہیہ، ساہنپال شریف		ترجمہ از پرسو محمد ایوب قادری
۸۲	تعمیر مسجد دہ جو کالیاں، ضلع گجرات	۷۷	"رسالہ قدسیہ" تالیف خواجہ محمد پارسا
"	انتشار مجلہ "ضیاء حرم" لاہور		تصحیح پرسو محمد اقبال ملک
۸۳	تاسیس "دارالمؤرخین" لاہور	۷۸	"فارسی پاکستانی و مطالب پاکستانی"
۸۴	بجای آوردن حکیم محمد موسیٰ امرتسری		ج ۲، تالیف محمد حسین تسبیحی
	حج بیت اللہ	"	"دیدار از کتابخانہ های پاکستان"
"	۶۰ سی محمد نذیر انجھا، ساکن		تالیف محمد حسین تسبیحی
	آبادی جلال، ضلع سرگودھا		<u>بخش چہارم</u>
	Introduction (تعارف)		مختلف
	از ڈاکٹر چرڈ. ایم. ایٹن امریکہ		قطعات مادہ های تاریخ بہ مناسبتہای
		۸۱	مرمت مزار حضرت شیخ عبدالرحمن پاک نون شاہی

مقدمہ

(الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد
واله واصحابه اجمعين).

میرے ابا و اجداد میں سے اکثر حضرات فن تاریخ گوئی میں مہارتِ نامہ رکھتے تھے۔
ان میں سے میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کی کتاب "عیون التواریخ"
اس امر کی شاہِ عادل ہے۔ میں نے بھی ان کے تتبع میں بعض تاریخ ہائے ولادت، وفات
رجال، تصنیف و طباعت کتب و تعمیر مساجد وغیرہ منظوم کیے اور انہیں سنیں وار
جمع کر کے کتابی شکل دی اور اس کا نام "اعجاز التواریخ" رکھا۔ یہ کتاب دو حصوں میں
تقسیم ہے۔

پہلا حصہ ۱۰۱۲ھ سے ۱۳۸۶ھ تک کے بعض واقعات کے قطعاً تاریخ پر مشتمل
ہے اسے میں نے خود مرتب کیا۔

دوسرا حصہ ۱۳۸۴ھ سے ۱۳۹۶ھ تک کے چند وقائع کی مناسبت سے کہے گئے
قطعاً تاریخ پر مبنی ہے جو پراکندہ پڑے تھے۔

اب اس قلمی کتاب کی از سر نو ترتیب و تدوین، انتخاب اور طباعت کا کام میرے
 برادر زادہ سید رضا، اللہ شاہ عارف نوشاہی مد عمرہ نے بہترین طریقہ سے کیا ہے۔ عزیز عارف
 نوشاہی سلمہ اللہ ابھرتا ہوا ادیب، شاعر اور مقالہ نگار ہے اور ملک کے مختلف اخبارات
 و مجلات میں اس کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر، علم، فہم اور
 ذکا میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

مقیم آستانہ عالیہ نوشاہیہ ساہنپال شریف

ضلع گجرات، پاکستان

از: آقای محمد حسین تبسبحی
کتابدار کتابخانہ گنج بخش
مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی

مادہ تاریخ گوی نوشاھیان

در یکی از روزهای خرداد ماه ۱۳۵۳ هجری خورشیدی به خدمت آقای سید شریف احمد شرافت قادری نوشاھی رسیدم. او را دانشمندی آگاہ و مورّخی دانا و شاعری آزادہ و پیری نژادہ یافتم. از همان روز باب مصادقت با ایشان گشودم و رشتہ مکاتبت با ایشان استوار داشتم. ہمیشہ مکاتبت من با ایشان بزبان فارسی بودہ است و ازین جهت دلہستگی پیدا کردم کہ این مرد فارسی دان و فارسی گو را بہتر بشناسم و از محضرشان استفادہ بیشتر ببرم.

بہ زادگاہ وی در ساہنپال شریف نزدیک گجرات رتم و بہ روستای رھاڑ نزدیک علی پور چٹھہ نشافتم، بہ گجرات رسیدم، بہ لاہور روی آوردم. ہمہ این رنج سفرها را برای دیدار از جناب آقای سید شریف احمد شرافت نوشاھی بہ دل و جان پذیرفتم. یکی دو بار ایشان را در راولپنڈی و در کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان دیدار کردم و یکبار در خانہ امرا سرفراز نمودند. مجموع این دیدارها مرا بر آن داشت کہ جناب سید شرافت نوشاھی را

بہتر بشناسم و بہ مقام علمی و روحانی و درجہ ادبی و تاریخی وی بیشتر پی ببرم و خوشہ های ادبی و عرفانی و تاریخی ارزندہ تراز خرمن فضل و دانش ایشان بچینم۔

آقای سید شریف احمد شرافت نوشاہی بہ زبان های پنجابی، اردو، عربی

و فارسی کاملاً مسلط ہستند و تالیفات ایشان بہ ہمین زبان ہاست و

حدود ۲۲۰ تالیف و تصنیف (منثور و منظوم) می رسد۔ یکی از تصنیفات ارزندہ

ایشان کہ شریف التواریخ نام دارد در سہ مجلد و در حدود ۸۰۰۰ صفحہ است۔ در

کلیہ موضوعات علوم اسلامی مطلب نوشتہ اند۔ ایشان حافظہ خداداد دارند و

می توانند، شجرہ نسب یک خاندان از حضرت آدم تا زمان آخرین فرد آن خاندان را

از حفظ بگویند۔ اطلاعات تاریخی و جغرافیایی ایشان دقیق و عمیق است۔ در مادہ

تاریخ گوئی استادی است یگانہ و شاعری است فرزاد۔ قطعات مادہ تاریخ خود

را کہ در مدت عمر پُر ثمر و فایده بخش خویشتن سرودہ اند، بہ خط و قلم خودشان

بہ صورت کتابی در آورده و آنرا اعجاز التواریخ نام نہادہ اند۔ درین کتاب ارزندہ،

قطعات مادہ تاریخی آمدہ است کہ ایشان بہ مناسبت ہایی از ۱۰۱۲ تا ۱۳۹۶

ہجری قمری سرودہ اند و گرد آوری کردہ اند، واقعاً کاری شایستہ انجام دادہ اند۔

من چون از ہمہ جہت می دانم کہ آقای سید شریف احمد شرافت نوشاہی،

سخن گو و تاریخ نویس خاندان نوشاہی است ایشان را "مادہ تاریخ گوئی

نوشاہیان یا "ببینہ نوشاہیان" می نامم، این سخن را می گویم و از عمدہ برون می آیم۔

این قطعات مادہ تاریخ را من از آغاز تا انجام خواندہ ام و ارزش تاریخی

آنها را برای تاریخ علما و رجال و سلاسل عرفانی مشایخ پاکستان خصوصاً و برای زبان فارسی عموماً دریافته ام. این ماده تاریخ، سنوات ولادت، وفات، تبریک و تعبیر را در بردارد و هر کس که بخواهد در تاریخ علمی و دینی و سلاسل عرفانی و مشایخ اسلام کار کند، ناچار است ازین کتاب استفاده برد.

اخیراً دوست فاضل عزیزم، جوان کوشا و دانشجوی بنیاد نویسنده آگاه آقای سید رضاء اللہ شاہ عارف نوشاہی که پسر مرحوم سید بشیر احمد بشارت نوشاہی، برادر جناب آقای سید شریف احمد شرافت نوشاہی است، تصمیم گرفته است، "اعجاز التواریخ" را چاپ کند. و جمعاً تاکنون ۱۵۸ قطعہ ماده تاریخ سروده شده که در این کتاب ۶۹ ماده تاریخ برگزیده شده است.

آرزو مندم در این کار سودمند و ارجمند موفق و کامروا گردد و این کتاب تاریخی را چاپ و نشر کند و در دسترس دوستان تاریخ و فرهنگ و ہمز و علاقہ مندان علم و ادب و عرفان قرار دہد. آقای سید عارف نوشاہی از کارکنان کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (راولپندی) است و تاکنون مقالات گوناگون در بارہ زبان فارسی و ادب و عرفان و دین و فرهنگ و ہمز و روابط دوستی ایران و پاکستان نگاشته است. چاپ و نشر "اعجاز التواریخ" ہم یکی از خدمات ادبی و دینی و فرهنگی است کہ او انجام داده است. امیدوارم مورد قبول ارباب عرفان و ادب و فرهنگ و ہمز ایران و پاکستان قرار گیرد.



تقریر

اہم اور تاریخی واقعات کے سال وقوع کو معمولی زحمت کے ساتھ ہم تک پہنچانے اور ذہن نشین کرانے کے لئے ہمارے اسلاف نے عدد کو ادب کے ساتھ ملا دیا اور اس طرح خشک اور بے روح اعداد جب شعر و سخن میں استعمال ہونے لگے تو انتہائی دلچسپ اور جاندار ہو گئے۔ وہ لوگ واقعہ کے سال بلکہ مہینے اور دن کو حروفِ ابجد کی روشنی میں ایک ایسے شعر، مصرعہ یا نثری جملہ میں بیان کرتے جن کے مجموعی اعداد تاریخ وقوع بتاتے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حروفِ ابجد کے اعداد سے مدد نہ لی جاتی بلکہ ایسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا جو واقعہ کی طرف براہِ راست اشارہ کرتے۔ اس نوع کے موزوں مجموعہٴ الفاظ کو "مادہٴ تاریخ" سے موسوم کیا گیا ہے۔

حروفِ ابجد کے متعلق تاریخی اسناد کا ذکر زیادہ قدیم نہیں ہے اور اس کی مثالیں چھٹی صدی ہجری سے پہلے نہیں ملتیں تیسری، چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کے شعراء نے واقعات کو بالکل سیدھے سادے انداز میں بیان کیا ہے۔ مثلاً فردوسی (م ۱۱ ص ۵) شاہنامہ کے آخر میں لکھا ہے:

زہجرت شدہ پنج ہشتاد بار

کہ گفتم من این نامہ شاہوار

حروف ابجد کے اعداد کے مطابق شائد قدیم ترین مادّہ تاریخ خاقانی (م ۵۵۹۵) نے کہا ہے۔ وہ قطب الدین صاحب موصل کے وزیر جمال الدین اصفہانی محمد بن علی بن ابی منصور کی مدح میں اپنے قصیدہ میں لکھتا ہے :

در سئہ ثنائون الف بہ حضرت موصل

راندم "ثانوں الف" سزای صفاہان

"ث ن ا" کے حروف کا عددی میزان ۵۵۱ بنتا ہے۔

چھٹی صدی ہجری کا دوسرا مشہور شاعر نظامی گنجوی ہے وہ اپنی مثنوی لیلیٰ و مجنوں کا سال تکمیل یوں لکھتا ہے :

آراستہ شد بہ بہترین حال

در سلخ رجب بہ ث و ف دال

تاریخ عیان کہ داشت با خود

ہشتاد و چہار بعد پانصد

حروف "ث و ف د" کا عددی مجموعہ ۵۸۴ بنتا ہے، لیکن خمسہ نظامی کی دوسری مثنویوں

کا سال نظم بیان کرنے میں نظامی نے حروف ابجد کو نظر انداز کیا ہے اور واضح طور پر مثنوی کا سال

تصنیف بیان کر دیا ہے۔ چنانچہ مثنوی خسرو و شیریں کی تاریخ تکمیل یوں بیان کی ہے :

گذشتہ پانصد و ہفتاد و شش سال

نزد بر خط خوباں کس چنین فال

ساتویں صدی ہجری ایرانی مغلوں کا زمانہ ہے۔ اس وقت بھی ابجد کی طرف کوئی خاص توجہ

نہیں دی گئی اور تاریخ ہائے واقعات کو حروفِ ابجد سے استفادہ کئے بغیر صریح اور واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ خواجہ نصیر الدین طوسی (م ۵۶۹۲) نے ہلاکو کے ہاتھوں ۱ سمعیلیوں کی طاقت کے نابود ہونے کی تاریخ یوں کہی ہے :

سال عرب چوششصد و پنجاہ و چار شد

یکشنبہ روزِ اول ذیقعدہ بامداد

خور شاہ پادشاہ سماعیلیان ز تخت

برخاست پیش تخت ہلاکو بایستاد

اس صدی کا ابھی تک کوئی ایسا جملہ نہیں ملا جو بطورِ مادّہ تاریخ بامعنی ہو۔ البتہ

ابجد کے مفروضوں کا ذکر ضرور ملتا ہے چنانچہ اُس دور کا مشہور معتمدہ ساز شاعر مجد الدین ہمگر

(م ۵۶۸۶) جب بھی کوئی تاریخ بیان کرنے کی ضرورت محسوس کرتا تو اعدادِ ابجد کا التزام نہ برتنا۔

اس نے ۵۶۷۳ میں بہاء الدین محمد جوینی کے کتب خانہ کے لئے جو "قابو سنامہ" کتابت کیا ہے اس کے آخر میں تاریخ کتابت یوں لکھا ہے :

بہ روز بیست و ہفتم ز ماہ ذی قعدہ

بہ سال ششصد و ہفتاد و سہ بخط جی

قدیم زمانے میں عربی اور فارسی زبانوں میں عدد کو دو مختلف صورتوں میں لکھا جاتا۔

ایک ہندی طرز پر یعنی ۱- ۲- ۳- ۴- ۵ الخ۔ اس کا رواج شائد دوسری صدی ہجری سے

پہلے نہیں تھا۔ عدد نویسی کا دوسرا طریقہ عربی یا ابجدی طریقہ کہلاتا ہے جس کی تاریخ ہندی طرز سے قدیمتر

ہے اور ادبیات میں بھی اس کا دامن زیادہ وسیع ہے۔ پہلے زمانے میں الف بانی ترتیب حروف

خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ خاقانی کی مثال اوپر بیان کی جا چکی ہے یعنی وہ ۵۵۱ھ میں جمال الدین اصفہانی سے اپنی ملاقات کی تاریخ کا ذکر کرنے کے لئے حروف "ث ن ا" کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جہاں لفظ "ثنا" کے مجموعی عدد سال ملاقات کو ظاہر کرتے ہیں وہاں یہ ایک شاہی وزیر کی مدح کے لئے موزوں لفظ بھی ہے۔ اسی طرح جب کسی نے اپنی یادداشت کے لئے شیخ سعدی شیرازی کی تاریخ وفات لکھنا چاہی تو ۶۹۱ھ کی بجائے "خ ص ا" سال یا خاصہ رقم کیا جس میں بیک وقت نقلی، معنوی اور عددی اہمیت پائی جاتی ہے۔

منتجات مونس الاحرار آٹھویں صدی ہجری کی تصنیف ہے اس کے باب تواریخ سے واضح ہوتا ہے کہ اس صدی میں مادہ تاریکونی ادبیات میں شامل ہو چکی تھی۔ مثلاً مادہ ہائے تاریخ "طاب ثراہ" رشید الدین فضل اللہ اور "شاہ مرو" سلطان سبخر کی وفات کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مادہ تاریخ کوئی منظم طور پر آگے بڑھی۔ "حیف از شاہ شجاع" اور "خاک مصلیٰ" علی المرتب شاہ شجاع اور حافظ شیرازی کے مادہ ہائے تاریخ وفات ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آٹھویں صدی سے پہلے مادہ تاریخ کوئی نے اپنے ابتدائی مراحل طے کئے اور اس صدی میں تاریکونی شعراء سے تکامل کی طرف لے گئے۔ آٹھویں صدی کے بعد مادہ تاریخ کوئی نہ صرف تاریخی و ادبی بلکہ فنی اعتبار سے بھی عروج پر رہی ہے۔ جس کا صحیح اندازہ آٹھویں صدی سے لے کر آج تک کے تاریکونی حضرات کے آثار کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ یہاں اس تفصیل کی گنجائش نہیں۔

پیش نظر کتاب چودہویں صدی ہجری میں برصغیر پاک و ہند میں سبک مادہ تاریکونی کا نمونہ ہے جس کے شاعر اور مادہ تاریخ گو جیاب سید شریف احمد شرافت نوشاہی بھادہ نشین

درگاہ نوشاہیہ ساہنپال شریف ضلع گجرات (پاکستان) ہیں۔

برصغیر میں سلسلہ نوشاہیہ اپنی اسلامی تبلیغی مہم کی بناء پر ایک خاص مقام اور اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے بانی شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ تھے جو بعد اسلام شاہ بن شیر شاہ سوری یکم رمضان ۹۵۹ھ / ۲۱ اگست ۱۵۵۲ء کو موضع گھوگا نوالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے ۹۸۸ھ میں قادری سلسلہ کے عظیم بزرگ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری جھلوالیؒ (م ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۴ء) سے بیعت کی انہوں نے آپ کو امیر سلسلہ بنایا اور اس طرح ایک نیا مکتب روحانیت یعنی سلسلہ نوشاہیہ قائم ہوا۔ جس کی تعلیمات کی اثر پذیری نہ صرف ہندوستان بلکہ کشمیر اور افغانستان تک ہوئی۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے ۱۰۶۴ھ / ۱۶۵۴ء میں بھد شاہ بھان بادشاہ وفات پائی۔ آپ کا مزار اقدس آپ کے سکونتی گاؤں ساہنپال شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے نصف میل بعرف شمال واقع ہے۔

پیش نظر کتاب کے شاعر، حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی گیارہویں پشت میں ان کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء کو ساہنپال شریف میں پیدا ہوئے۔ تصنیف و تالیف کو اپنا اور رضا بچھونا بنایا ہوا ہے آپ کی جملہ تصانیف، تالیفات، تراجم و مرتبات کی موجودہ تعداد دو سو میں سے زائد ہے!

سلسلہ نوشاہیہ اب تک اپنی دینی اور روحانی خدمات کی وجہ سے مشہور چلا آ رہا ہے حالانکہ اس کے مشائخ اور طالبین نے علم و ادب کے مختلف شعبوں میں بھی کافی خدمات انجام

تفصیل کے لئے احوال و آثار سید شرافت نوشاہی مرتبہ: پروفیسر محمد اقبال مجددی دارالمؤرخین لاہور کا مطالعہ فرمائیں

دی ہیں۔ چنانچہ سلسلہ نو شاہیہ کی ساڑھے چار سو سالہ مدون تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اسکے
 دامن میں حضرت نوشہ گنج بخش (م ۱۰۶۳ھ) ایسا پنجاب میں اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر،
 مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (م ۱۰۶۷ھ) اور سید حافظ جمال اللہ نو شاہی (م ۱۱۴۲ھ) ایسے
 عبقری عالمانِ دین، مرزا احمد بیگ لاہوری (م ۱۱۰۸ھ) اور سید حافظ محمد حیات نو شاہی
 (م ۱۱۷۳ھ) ایسے دقیقہ رس مؤرخین، علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی (م ۱۱۴۸ھ) اور غلام
 قادر شاہ اثر جالندھری (م ۱۳۵۶ھ) ایسے صاحب طراز ادباء اور محمد اکرم غنیمت کنجاہی
 (م ۱۱۲۵ھ) و مولوی احمد یار مرالوی (م ۱۲۸۵ھ) ایسے خوش بیان سخن ور بھی موجود
 ہیں!

سلسلہ نو شاہیہ کے شعراء کی ایک روایت یہ بھی رہی ہے کہ انہوں نے اپنے سے پہلے
 اور معاصر رجالِ دین و ادب کی وفات یا دیگر اہم موقعوں پر قطععات تاریخ لکھے۔ ذیل میں
 چند ایسے تاریخی شعراء کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی متوفی ۱۱۲۵ھ۔

اپنے پیر طلیقت سید صالح محمد نو شاہی کی وفات پر ایک طویل قطعہ تاریخ لکھا جس

کا مقطع یہ ہے۔

تاریخ سالش از رہ صدق

بگفتا ہی "فاد آن کعبہ عشق"

۱۱۱۸ھ

۱۔ تفصیل کے لئے تذکرہ مصنفین نو شاہیہ، مرتبہ شرافت نو شاہی سے جوع کریں۔

۲۔ شریف التواریخ (قلبی)، سید شریف احمد شرافت نو شاہی، ج ۳، ح ۱، ص ۲۴۸۔

۲۔ حافظ عبدالرحیم سد اکنوئی۔ ۱۱۳۶ھ میں زندہ تھے۔

حضرت نوشہ گنج بخش کا قطعہ تاریخ وفات کہا۔ ۵

ز تاریخ وصال او دم در جست و جو چوں شد

بگوش دل ندا آمد کہ خاتم پاک بر خوانش^۱
۱۰۶۳ھ

۳۔ علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی۔ م ۱۱۳۸ھ۔

سید مہبت شاہ نوشاہی کی شہادت پر لکھا۔ ۵

سال تاریخ شہادت را بخون کردم رستم

"لالہ فردوس شد آن زادہ کوه دستار"^۲
۱۱۲۶ھ

۴۔ مولانا خیر اللہ ذالاہوری۔ ۱۱۵۶ھ میں زندہ تھے۔

اپنی مشنوی مرزا و صاحبہ کی تاریخ نظم آیت شریف "فاتو بسورۃ" سے نکالی^۳
۱۱۵۶ھ

۵۔ سید گل محمد نوشاہی۔ م ۱۱۴۰ھ

اپنے والد حضرت عصمت اللہ نوشاہی کا مادہ تاریخ وفات "خاتم الاولیا بودہ" برآمد
۱۱۳۷ھ

کیا؟

۶۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی۔ م ۱۱۴۳ھ۔

اپنے والد حافظ جمال اللہ نوشاہی (م ۱۱۴۲ھ) کی وفات پر یہ قابل داد قطعہ لکھا۔

۱۔ شریف التواتر ج ۲ ص ۳۳۔ ۲۔ ایضاً: ج ۲ ص ۹۳۷۔

۳۔ ایضاً: ج ۳ ص ۱۸۹۔ ۴۔ طائف گل شاہی (قلمی)، سید گل محمد نوشاہی ص ۱۳۶

از وفاتش بی سرو بی پاشند
علم و کرم و فیض و فضل و فقر و صبر^۱

یعنی دوسرے مصرعہ میں بیان اگر تمام الفاظ صفت کا پہلا اور آخری حرف گرا دیا جائے
تو باقی ماندہ حروف کے مجموعی اعداد ۱۱۴۲ کے برابر رہ جاتے ہیں۔

۷۔ شیخ پیر کمال لاہوری۔ ۱۱۸۶ھ میں زندہ تھے۔

اپنی مثنوی تحائف قدسیہ کے آخر میں اس کی تاریخ نظم یوں کہی ہے۔

بہ این تحفہ "سلام حق ابد" خواست
محمد باغ ماگل "مدح شد راست"^۲
۱۱۸۶ھ

۸۔ میاں امام بخش لاہوری۔ ۱۱۹۰ھ میں زندہ تھے۔

اپنے پیر طریقت شاہ عبدالغفور جالندہری کی تاریخ وفات کہی ہے۔

سال تاریخ آن چوں کردم فکر
ہاتفہ گفت "آن بخت رفت"^۳
۱۱۸۶ھ

۹۔ مولانا محمد اشرف فاروقی منجری م ۱۲۲۵ھ۔

اپنی مثنوی کنز الرحمت کی تاریخ نظم یوں بیان کی ہے۔

۱۔ حیات ربانی (قلبی)، سید شرافت نوشاہی۔

۲۔ تحائف قدسیہ (قلبی)، ص ۵۹۱۔

۳۔ مرآة الغفور (عکسی)، ورق ۱۹۰ ب۔

چون این نسخہ بہت طغرائی دین
از ان گشت "طغرائی تاریخ این"
۱۷۶۰ھ

۱۰۔ محمد حسین کاجر گویہ۔ م ۱۲۲۵ھ

قاضی غلام قادر کی تاریخ وفات کہی ہے

قاضی غلام قادر مثلث نزااد مادر
از سالہائی ہجری رفتہ بہ سال "لاغر"
۱۲۳۱ھ

۱۱۔ حکیم قل احمد فاروقی۔ م ۱۲۵۱ھ

اپنے والد مولانا محمد اشرف فاروقی کی وفات پر یہ تاریخ کہی ہے

سال تاریخ خادمی پر سید
گفت با چشم تر "ارادہ حضور"
۱۲۶۵ھ

۱۲۔ سید حافظ الہی بخش نوشاہی۔ م ۱۲۵۳ھ

حضرت نوشہ گنج بخش کا مزار اقدس جب تیسری بار منتقل ہوا تو اس کی تاریخ انتقال
مادہ "آباد انگی مکان ثالث باد" سے برآمد کی۔
۱۲۳۸ھ

۱۔ کنز الرحمت (مطبوعہ) ص ۱۶۸

۲۔ مجمع صنائع (قلمی) حاشیہ ورق ۵۷

۳۔ شریف التواریخ، ج ۳، ص ۲۳

۴۔ روضۃ الزکیہ فی حقایق العلیہ (قلمی) حافظ الہی بخش نوشاہی۔ ص ۵۴

۱۳۔ شہباز خان مہدی ۱۲۷۵ھ میں زندہ تھے۔

اپنی مثنوی وقائع پنوں کی یہ تاریخ نظم کہی ہے۔

چون در غم یار نزار بدم خونخوار و دل انکار و حیراں
تاریخ گزار این نظم شدم "غم یار" بفہم اسرارِ نہاں^۱
۱۲۵۱ھ

۱۴۔ سید حافظ قل احمد نوشاہی۔ م ۱۲۸۶ھ۔

اپنے والد حافظ البنی بخش نوشاہی کی تاریخ وفات یوں کہی ہے۔

پرسیدہ شد ز ہائفت تاریخ وصل او
در گوش جان گفت کہ وصل بیا کہ ات^۲
۱۲۵۳ھ

۱۵۔ مولوی غلام قادر شائق رسول نگری بم ۱۳۰۰ھ۔

سید حافظ روح اللہ نوشاہی کی یہ قابل داد تاریخ وفات کہی ہے۔

چو تفریقش ز جمع دوستاں شد
فراق از فوت او سرزد در امجد
بگفتا بلبلی سانش بتفریق
"گل زیبا" ز "باغ نوشتہ" افتاد^۳
۱۳۴۳ھ

یعنی "گل زیبا" کے اعداد ۷ کو "باغ نوشتہ" کے اعداد ۱۳۴۳ سے تفریق کرنے سے سنہ وفات

۱۔ مثنوی وقائع پنوں (مطبوعہ) ص ۲۸۔

۲۔ شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۱۹۔ ۳۔ ایضاً: ج ۲، ص ۴۸۸۔

۱۲۹۳ برآمد ہوتا ہے۔

۱۶۔ سید حافظ اکبر علی نوشاہی۔ م ۱۳۱۰ھ

ان کے چچا زاد بھائی حافظ محمد شاہ نوشاہی نے اپنے گھر کے صحن میں کیکر کا پودا لگایا تو اس کا نہایت موزوں

مادہ تاریخ "دخت از محمد" نکالا!
۱۳۰۳ھ

۱۷۔ سید عمر بخش نوشاہی رسولگری۔ م ۱۳۱۱ھ

شیخ چمن شاہ رسولگری متوفی ۱۳۱۰ھ کی تاریخ وفات کہی ہے۔

۱۸۔ پرویدی جبرود تارڑ۔ ساہیوالی۔ م ۱۳۲۵ھ

سید غلام حسن نوشاہی ڈھلوالہ کی وفات پر جو قطعہ تاریخ کہا اس کا مقطع یہ ہے۔

"غلام حسن صاحب پاکباز"
۱۳۲۳ھ

بتاریخ وصلش نمودم رقم ۳

۱۹۔ مولانا نجم الدین فاٹر شادیوالی۔ م ۱۳۳۲ھ

اپنی کتاب "مصباح الفرائض" کی تاریخ تصنیف ان اشعار میں بیان کی ہے۔

شکر کہ این نامہ بوقت سجد

روز مبارک بنہانت رسید

از پی سانش چون نمودم خیال

"جیش شریعت" بر جاہم دود
۱۲۹۳ھ

۱۔ شریف التواریخ، ج ۲، ص ۷۰۰۔ ۲۔ ایضاً: ج ۲، ص ۱۰۶۹۔ ۳۔ ایضاً: ج ۲، ص ۵۵۷۔

۴۔ ایضاً: ج ۲، ص ۱۲۵۔

۲۰۔ عمر الدین فاروقی۔ م ۱۳۳۳ھ۔

مثنوی کنز الرحمت از محمد اشرف فاروقی کی تاریخ طباعت کہی ہے۔

مصرع رنگین بگو محمد زہر تاریخ طبع سالش

”بحسن مطبوع زیب آمد مناقبات نوشاہیاں“^۱

۱۳۲۹ھ

(سال طباعت کی مناسبت سے اس مادہ میں دو عدد کی کمی ہے)۔

۲۱۔ سید حافظ محمد شاہ نوشاہی۔ م ۱۳۳۶ھ

اپنے نبیرہ سید بشیر احمد ابن سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کی ولادت پر یہ موزوں عربی تاریخ کہی۔

”بشیر احمد بن غلام مصطفیٰ“ ۱۹۶۷ء بکرمی^۲

۲۲۔ مولانا غلام قادر شاہ اثر جالندہری۔ م ۱۳۵۶ھ۔

کتاب ”سلیم التواریخ“ تصنیف مولوی اکبر علی جالندہری کی مندرجہ ذیل تاریخ تصنیف کہی ہے۔

بایبای او بندہ احقر اثر

”عجیب التواریخ“ سالش نوشت^۳

۱۳۳۳ھ

۲۳۔ نور الدین فاروقی لاہوری۔ م ۱۳۵۶ھ۔

اپنے بھائی محمد دین فاروقی کی وفات پر یہ قطعہ تاریخ کہا۔

۱۔ کنز الرحمت (مطبوعہ) ص ۱۶۸۔

۲۔ شریف التواریخ، ج ۲، ص ۸۲۶۔ ۳۔ ایضاً: ج ۳، ص ۸۳، ص ۱۹۳۔

آہ مولانا محمد دین سعید

شد فانی اللہ جو اہلش در رسید

گفت تاریخ و فاش ہاتھی

"اثر رحمت" وقت جلّت شد پدید!

۵۱۳۴۹

۲۳۔ صاحبزادہ حیات حسین حیاتیا نوالہ سلیمانی، م، ۱۳۵۰ھ۔

نیابت سلسلہ نوشا بیہ بحق حافظ محمد برخوردار بحر العشق پر اپنے رسالہ کا تاریخی نام "امر ذات"

۵۱۳۴۲

رکھا۔

۲۵۔ مولانا محمد یوسف مردانوی، م، ۱۳۶۰ھ۔

اپنی کتاب تجلی بغداد کی تاریخ طباعت یوں کہی۔

کہا ہاتھ نے اے یوسف تو ہو تاریخ سے آگاہ

ارادت سے بصدق دل کہو "فیض فقیر اللہ"

۵۱۳۴۶

فقیر اللہ آپ کے دادا مرشد طریقت کا نام بھی ہے۔

۲۶۔ مولوی محمد اعظم میروالی، م، ۱۳۷۵ھ۔

امام اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کا قطعاً تاریخ وفات کہا۔

امام پاک حضرت ابو حنیفہؒ

کہ ہر دم نام حق بودش وظیفہ

"ہو الحق" سال جلّت ان لطیفہ^۳

چون از دنیا برفت آن حق مجسم

۵۱۵۰

۲۷۔ حکیم اقبال حسین میر و والی۔ م ۱۳۸۲ھ۔

اسلامیہ ہائی سکول امین آباد ضلع گوجرانوالہ کا ہال تعمیر ہوا تو اس کی تاریخ تعمیر یوں لکھی۔

”تعمیر ہال جون سن ایک ہزار نو سو تریپن“

۱۹۵۳ء

یہ مادہ تاریخِ ضروری اور معنوی ہر دو لحاظ سے عیسوی تاریخ بتاتا ہے۔

۲۸۔ اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی م ۱۳۸۳ھ (سید شرافت نوشاہی مدظلہ کے والد بزرگوار)

آپ زبردست تاریخ گو تھے اور فوری طور پر مادہ تاریخ بنا لیتے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا

آپ کو الہام ہوتا ہے۔ اور یہ الہام ہی تو ہے کہ آپ نے اپنی وفات کا قطعہ تاریخ اپنی

زندگی ہی میں کہہ دیا۔ ملاحظہ ہو۔

رفت در فردوس نوشاہی بموت

گفت با علمان و حورم سال فوت

۱۳۸۳ھ

مادہ تاریخگوئی کی یہ خاندانی روایت جناب سید شرافت نوشاہی مدظلہ پر

بھی اثر انداز ہوئی۔ اس موضوع پر آپ کی دو کتابیں موجود ہیں۔ ایک ”اعداد التاریخ“

جس میں سنین وار مادہ ہائے تاریخ ہیں اور دوسری ”اعجاز التواریخ“ یہ کتاب ان قطعات

تاریخ پر مشتمل ہے جو موصوف نے برصغیر پاک و ہند کی بعض اہم مذہبی، تاریخی اور ادبی

شخصیات کی ولادت و وفات، کتب کی تالیف و طباعت، مساجد کی تعمیر اور دیگر متفرق

واقعات کی مناسبت سے لکھے اگرچہ جناب سید شرافت نوشاہی مدظلہ نے شاعری کو بطور

۱۔ شریف التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۲۔

۲۔ انوار نوشاہی معروف بہ فیض محمد شاہی، سید غلام مصطفیٰ نوشاہی، ج ۱، ص ۶۸۹۔

فن تہیں اپنایا کیونکہ اگر آپ ایسا کرتے تو وہ تاریخی کام پیچھے رہ جاتا جو موصوف نے نثر میں انجام دیا ہے۔ تاہم "اعجاز التواریخ" کی منظوم تاریخی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کتاب کی تدوین کی سعادت میرے حصہ میں آئی ہے۔ اسے اپنی اہمیت کے لحاظ سے مکمل شائع ہونا چاہیے لیکن مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے فی الحال اردو اور فارسی کے ۱۵۸ قطعہات میں سے صرف ۶۹ فارسی قطعہات کا انتخاب پیش کیا جا رہا ہے۔

برصغیر میں یہ وہ دور ہے جبکہ فن تاریخ گوئی اور فارسی زبان دونوں زوال کی طرف جا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسی صورت حال میں "اعجاز التواریخ" کی اشاعت ہمارا تجدیدی اقدام تصور کیا جانا چاہئے۔ فارسی زبان کئی صدیوں تک برصغیر پاک و ہند کی علمی رفعت کا سبب رہی ہے اس سے منہ موڑنا خود اپنی تاریخی عظمت سے روگردانی کرنے کے مترادف ہوگا۔

انسان اپنے رب کا احسان ناشناس اور ناشکرا تو ہے ہی مگر ستم یہ ہے کہ میرے کچھ اخفا پسند اور نیکی کردار میں ڈال "پر عمل کرنے والے محسنین جو اعجاز التواریخ" کی تدوین و طباعت کے ہر مرحلہ پر میرے ہر لحاظ سے معاون رہے، آج مجھے اس تعاون کا اعتراف کرنے اور سپاسگزاری سے روک رہے ہیں اور اس طرح میں (حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ) حقوق العباد کی ادائیگی سے محروم رہ کر (یار رکھ کر) ناپاسی کی اپنی انسانی فطرت کی تکمیل کر رہا ہوں۔ دوسری طرف انسان میں سرکشی کا جو جذبہ موجود ہے اس کی انگیخت پر مندرجہ ذیل اجاب کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۱۔ جناب محمد حسین تبسبی، لائبریرین کتابخانہ گنج بخش، راہ پینڈی،

جنہوں نے اس انتخاب کا بنظر دقیق و عمیق مطالعہ کیا اور جہاں مناسب پایا وہاں اصلاح کی نیز فارسی کے جدید مترادفات جیسا فرمائے کرم بالائے کرم یہ کہ کتاب ہذا کے محترم مولف (شاعر) کا

تعارف بھی لکھا ہے۔

۲۔ ڈاکٹر پرو فیسر چرڈ. ایم۔ این، ارزونائیونیورسٹی ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔

اعجاز التواریخ کتابت کے لئے دینا چاہتا تھا کہ مذکورہ محترم مستشرق سے ملاقات ہوتی، نہیں

کتاب کا مسودہ دکھایا تو مطالعہ کے لئے اپنے پاس رکھ لیا، مطالعہ کے بعد سلسلہ نوشتا ہیہ، اعجاز التواریخ

اور اس کے شاعر کا مختصر "تعارف" بھی مرحمت فرمایا جو انہی کے الفاظ میں زینت کتاب ہے۔

۳۔ مولانا عبدالعزیز خوشنویس خطیب مسجد الفاروق، راولپنڈی۔

آپ نے کتاب کی تزئین و طباعت میں مفید مشورے دیئے اور میرا ہاتھ بٹایا۔ اس ضمن

میں حافظ محمد یوسف سدیدی صاحب کی طرف سے بھی جو پُر خلوص مظاہرہ ہوا میں اس پر بیحد ممنون

ہوں۔ خدا تعالیٰ مذکورہ بالا کلام اور نامدار "معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

میں اعجاز التواریخ کی تدوین و تقدیم کی کوشش میں کس قدر کامیاب ہوا ہوں؟ قارئین و

ناقدین کی نقد و نظر کا خیر مقدم کروں گا۔

سید رضا، اللہ شاہ عارف نوشاہی

۱۶۔ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

مکتبہ نوشاہیہ، ساہنپال شریف، (ضلع بھرت)

۱۸۔ اپریل ۱۹۷۶ء



بخش اول

قطعات مادہ های تاریخ وفات

حضرت سخی شاہ سلیمان توری قادری
 حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش
 حضرت شیخ عبدالرحمن پاک نوشاہی
 حضرت شیخ پیر محمد پھیلا نوشاہی
 سید فتح الدین نوشاہی
 سید حافظ نور اللہ نوشاہی
 شاہ ولی محمد چشتی سیکری
 مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
 مولانا محمد عالم آسی امرتسری
 حضرت محمد علی جناح قائد اعظم
 سید نور الہی نوشاہی
 حکیم فقیر محمد چشتی امرتسری
 سید غلام احمد کاتب نوشاہی
 سید بشیر احمد بشارت نوشاہی
 پیر غلام دستگیر نامی
 مولانا سید ار احمد لاپپوری
 سائیں دسوندھی شاہ لہ ہیانوی
 ایل حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی

پیر ظفر حسین شاہ قریشی
 سیدہ حسین بی بی نوشاہی (مادر سر ایندہ)
 مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ
 میاں خدابخش نوشاہی
 مولانا عبدالغفور هزاروی
 مفتی محمد مظفر احمد نقشبندی
 مولانا محمد عمر اچھروی
 حافظ محمد احمد نقشبندی
 پیر عبدالرحیم قادری
 مفتی احمد یار خان نعیمی
 محترمہ غلام فاطمہ زوجہ حکیم فقیر محمد چشتی
 پیر فضل حسین فضل گجراتی
 میر فضل عثمان نقشبندی
 بی بی وحیدہ سلطانہ زوجہ پیر ظفر حسین قریشی
 پیر غلام محی الدین گولڑوی
 میاں علی محمد خان بستی شریف
 زبیر حسن ابن محمد ایوب قادری

حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری

مرشد حضرت نوشتہ گنج بخش

مدفون در بھلوال شریف ضلع سرگودھا — متوفی ۱۰۱۲ھ

جناب حضرت شاہ سلیمان کہ بودہ در طریقت نیک فرجام
امام اولیا مخدوم عالم کمال عارفان فرخندہ ایام
امیر خاندان ، مرد قلندر بہ نعمتہای جنت یافت انعام
بود باران رحمت بر مزارش سلام و صد دعای خیر انجام

چو از دار الفنا سوی بقا رفت

شرافت گفت سالتس "فخر اسلام"
۱۰۱۲ھ ق

شیخ الاسلام حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشتہ گنج بخش امام سلسلہ نوشاہیہ

مدفون در ساہنپال شریف ضلع گجرات — متوفی ۱۰۶۴ھ

"نوشتہ گنج بخش" قطب زمان یافت در خلد عز و جاہ و جلال

از شرافت بدان تو ترحیلش "خاتم پاک" و فیض قدسی سال
۱۰۶۴ھ ق ۱۰۶۴ھ ق

حضرت شیخ عبدالرحمن معرو بہ پاک صابہ نوشاہی خلیفہ حضرت نوشہ گنج بخش

مدفون در بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ — متوفی ۱۱۱۵ھ

شاہ رحمان اہل فضل عمیم	فیض او منتشر چو باد نسیم
خازن گنج حضرت نوشاہ	پیشوای جهان ز لطف عظیم
یکدم از یاد حق نبود جدا	در رہ شرع و فقر بود مقیم
زین سرای فنا بگرد گذر	سکہ زن شد بہ ملک دار نعیم

چون شرافت بجست تار بخش

گفت دل: "اشرف و رحیم کریم"
۱۱۱۵ھ ق

حضرت شیخ پیر محمد سچیا ر نوشاہی خلیفہ حضرت نوشہ گنج بخش

مدفون در نوشہ شریف، ضلع گجرات — متوفی ۱۱۱۹ھ یا ۱۱۲۰ھ

حضرت پیر محمد ماہ برج اتقا	خازن گنجینہ رمز طریق اهدا
واقف اسرار عرفان جامع علم و عمل	شیر میدان طریقت سر نشین اولیا
راز دار خاص حضرت نوشہ حاجی گنج بخش	در صداقت بی عدل آن شاہ ملک ماطعی
رحمت چون بر بست از دار فنا سوی بقا	شد وصال ایزدی او را میسر ہم لقا

سال ترحیلش شرافت گفت: "و خندہ مقام"
۱۱۲۰ھ

نیز بحر فضل، "فاضل دہر"، "ختم الاولیا"
۱۱۲۰ھ ق ۱۱۲۰ھ ق ۱۱۲۰ھ ق

(۲)

شاه پشیمار پیشوای زمان کاشف فیض حق به صد رحمت
 ساکنان را دلیل راه همدی صوفیان را خزینه صفوت
 کرد رحلت ازین سرای فنا در جهان یافت عزت و برکت
 بست و پنجم بد از ربیع نخست چون وصالش بحق شد از شفقت

چون شرافت بجست تاریخش

ها تفسیر گفت: "داخل الجنّت"
 ۱۱۱۹ هـ ق

فتح الدین بن سید محمد عظیم نوشاهی بر خوراری

مدفون در محل تحصیل کھاریان ضلع گجرات - متوفی ۱۲۲۷ هـ

شاهباز وحید فتح الدین پیر روشن ضمیر شاه زمان
 زاہد بی مثال و عارف بود کاشف رازهای کون و مکان
 مرتحل گشت زین سرای فنا در بقا یافت عزت و رفعت و شان

چون شرافت بجست تاریخش

گفت هاتف: "مکین باغ جنان"
 ۱۲۲۷ هـ ق

سید فط نور اللہ مفتی رسولنگر ابن سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی

مدفون در ساہنپال شریف ضلع بجات — متوفی ۱۲۲۹ھ

آن حافظ پاک نور اللہ جا کرد چو در سرای و صاب

تاریخ وفات از شرافت گو: اهل یقین شیخ اقطاب
۲۹ ۱۲ ۱۲

حضرت شاہ ولی محمد چشتی بکری

مدفون در بیکر (ہند) — متوفی ۱۲۸۳ھ

حضرت والامناقب خوش بیان شاہباز اولیا فخر زمان

شہ ولی با محمد، پارسا مقتدا و افتخار چشتیان

صاحب کشف و کرامت پیشوا رهنمای صوفیان و سالکان

چون ازین دار فنا رطت نمود جنت الفردوس شد ماوای آن

چون شرافت جنت سیال ارتحال

گفت ہاتف، "مصدر فیض جان"
۸۳ ۱۲ ۱۲

مولانا شاہ احمد رضا خان قادری

مدفون در بریلی شریف (ہند) متوفی ۱۳۴۰ھ

جناب حضرت والا مناقب	امیر عارفان آن مرد سجاد
امام اہل سنت و الجماعت	رئیس فاضلان اہل ارشاد
فقیہ ملت بیضای اسلام	گروہ اصفیا را پیر و استاد
حکیم امت احمد رضا خان	کہ بودہ در جہان سلطان اوتاد
بہ دین مصطفیٰ مفتی اعظم	شدہ دور از ظہورش کفر و الحاد
بہ تجدید شریعت خوب پرداخت	دری از فیض بر آفاق بگشاد
ز عشاق جناب غوث اعظم	فرید الدھر بودہ فرد افراد
طریقت شرع و عرفان و حقیقت	ز انفاس شریفش گشت آباد
ہمہ اوقات خود معمور می داشت	بہ تصنیف و بہ تدریس و بہ اوراد
محدث ہم مفسر شیخ عالم	فتاوا ایش شدہ مقبول اجماد
وصال ذات حق چون خواست از دل	ازین دنیا بہ عقبی روی بہناد
بہ روز جمعہ آن یکنمای دوران	ز بندہ دار فانی گشت آزاد
بہ بست ^{۲۵} و پنجم از ماہ صفر بود	بہ فردوس معلی گشت دل شاد

شرافت جست تاریخ وصالش

خرد گفتا بگو: "مغفور جواد"
۱۳۴۰ھ ق

حضرت مولانا محمد عالم آسی نقشبندی مجذبی

مدفون در امرتسر (هند) _____ متوفی ۱۳۶۳ هـ

فخر گیتی <u>محمد عالم</u>	واقف راز ایزد سبحان
لقبش <u>آسی</u> و محقق بود	عالم و فاضل و فقیه زمان
در علوم حدیث و هم تفسیر	ثانیش کس نبود در اقران
واعظ خوش بیان و نیک سیر	با خواص و عوام فیض رسان
چون سفر کرد از سرای فنا	سکه زن شد به روضه رضوان
رحلت آن مناظر اسلام	یست ^{۲۸} و هشتم بد از مه شعبان
هاتف غیب گفت تاریخش	سال هجری ز رحلتش نازان
"فاضل مجتهد"، "زکی مغفور"	نیز "عقراان ایزدی" برخوان
۱۳۶۳ هـ ق	۱۳۶۳ هـ ق
عیسوی سال - "افضل بلغا"	سال توذیح آن شه دوران
۱۹۴۴ م	

از شرافت همیشه باد دعا

رحمه الله غفره سبحان

فقیر سعید محمد علی جناح قائد اعظم مؤسس اسلامی جمہوریہ پاکستان

مدفن در کراچی — متوفی ۱۳۶۷ھ

حضرت پاک قائد اعظم	آن شہنشاہِ اوجِ عروج و قبول
تاجدارِ سریرِ پاکستان	زیب دستارِ عالمانِ فحول
در ریاستِ محبتِ ہر مسلم	در سیاستِ امامِ اہلِ عقول
عاشقِ ذاتِ احمدِ مرسل	ہم بہ درگاہِ انبیا مقبول
زینتِ افزایِ مسندِ فاروق	جانِ نثارِ جنابِ ابنِ بتول
در سلاطینِ اہلِ نصب و نزل	ہم بہ عرفانِ شہِ عروج و نزول
راز دانِ حقایقِ اسلام	محررِ علمِ ہر فروع و اصول
خادمِ دین و غازیِ ملت	حامیِ شرع و سیفِ حقِ مسلول
بیون سفر کرد زینِ سرایِ فنا	رحمتِ حقِ شدہ برو مبذول
از فراقش ہمہ صغیر و کبیر	چشمِ گریان و دلِ تپان و ملول

سالِ ترحیلِ او شرافتِ جست

گفتِ حاتفِ بگو: "عنلامِ رسول"
۴۷ ۱۳۶۷ھ ق

سید نور الہی ابن سیدنا فضل شاہ نوشاہی بخود داری

مدون در ساہنپال شریف ضلع گجرات — متوفی ۱۳۶۹ھ

ز دنیا شد روان نور الہی بہ جنات المعلیٰ یافت رحمت
شرافت جت تاریخ وصالش نذا از آسمان شد: کاخِ حشمت
۱۳۶۹ھ

حکیم فقیر محمد چشتی نظامی امرتسری

مدون در لاہور — متوفی ۱۳۷۱ھ

جناب حضرت فخر الاطبا فیوضش در جهان مشہور آمد
فقیر با محمد اسم سامیش بہ عالم شاد ہم مسرور آمد
بہ علم طب و حکمت فخر دوران بہ درگاہ خدا منظور آمد
بہ فقر و معرفت شائش رفیع است بہ شرعِ مصطفیٰ منصور آمد
بہ خلق احمدی موصوف باطبع بہ جلم مرتضیٰ موفور آمد
شب معراج از دنیا سفر کرد رجب در بہت و ہفت آن نور آمد
بہ فردوسِ معلیٰ شاد گردید بہ جمع اولیا مستور آمد

شرافت جت سال ارتحالش

ز ہائف شد نذا: "معفور آمد"
۱۳۷۱ھ

سید غلام احمد کاتب سید فاضل شاه نوشاهی خوری

مدفون در ساہنپال شریف ضلع گجرات — متوفی ۱۳۷۳ هـ

شاه غلام احمد ز دنیا رحلت بست داخل جنت شدہ شیرین زبان

چون شرافت جنت تاریخ وفات گفت حالت: "بہترین خاندان"
 ۱۳۷۳ هـ

سید بشیر احمد بشارت ابن سید غلام مصطفیٰ نوشاهی خوری

(برادر سراینده و پدر گرد آورنده)

مدفون در ساہنپال شریف ضلع گجرات — متوفی ۱۳۸۱ هـ

(۱)

زہمی سید بشیر احمد بشارت	برفتہ زین جہان آن ستر مکتوم
ز اولاد جناب پیر نوشہ	بہ زہد و علم و اخلاص است معلوم
بہ صبر و شکر و حلم و راست گوئی	نظیرش نیست در اذہان مفہوم
بہ اوصاف ولایت بود موصوف	کرامت ہم سخاوت بود محکوم
مناقب های او از حد فزون است	بہ قرطاس ادب ہستند منظوم
مثالش در جہان کمتر توان یافت	بہ رحمت های ایزد گشت مرحوم
سفر کردہ سوی دارالمعلیٰ	چو دل برداشت زین دنیای موبوم

به فروس برین شد شاد و خرم
برادر، والدینش نیز اولاد
به جنت یافت مشروباتِ مخموم
ز سوزِ بجز او هر وقت مهموم
ز دردِ فرقتش هستند مغموم
ز دردِ فرقتش هستند مغموم
همیشه باد در الواح مرقوم
عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى

شرافتِ جُست تاریخ وصالش

خرد گفتا: "بجنت رفت معصوم"
۸۱ ۱۳ هـ ق

(۲)

جناب شه بشیر احمد بشارت
به علم و فضل و حسن و خلق و آداب
به تحقیق سخن ها نکته پرور
مبین از خاندان پیرِ نوشته
ازین عالم به عقبی یافت منزل
به بزم اولیاد هم مشایخ
به خلعت های جنت گشت مرور
به رحمت مغفرت شد شاد و خرم
ز دردِ فرقتش اقران بگریند
شب یکشنبه هشتم از صفر دان
ز همی آن صاحبِ صدق و صبوری
عیان نامش به اطراف دهوری
به اقطار جهان مثلِ ظهوری
سفر را کرد سامانِ ضروری
ز اجباب و اقارب ساخت دوری
همه اجدادِ خود گشته حضوری
هم از سنجاب و از قسم سموری
مکرم شد به الطافِ غفوری
سرشکِ خونِ دل تا نفعِ صوری
چو از دنیای دون گشته نفوری

خدا رحمت کند بر مرقد پاک شود بارش تجلی های طوری

شرافت جست سال ارتحالش

دلم گفتا: "بشارت پیر نوری"
۸۱ ۱۳ ۱۳۸۱ ه ق

پیر غلام دستگیر نامی لاهیوی

مدفون در رتہ پیراں، ضلع شیخوپورہ — متوفی ۱۳۸۱ ه

(۱)

پیر نامی بی مثال و بی عدیل
در بلاغت هم فصاحت با کمال
خاندانش قرشی و ہیکاری است
روزِ شنبہ ہفتم از رجب بدان
افتخار عالمان روشن جمیل
در ولایت اولیا را شد دلیل
جامع علم و عمل شیخ جلیل
چون سفر کرد از جهان مرد عقیل

وصل او، "مغفور دایم" شد ظہور

۸۱ ۱۳ ۱۳۸۱ ه ق
هم شرافت گفت: "غفران جزیل"
۸۱ ۱۳ ۱۳۸۱ ه ق

(۲)

چون ز دنیای دُون سفر بر بست
عالم و فاضل و مؤرخ بود
جامع علم شرع و ہم توجید
سال ترحیل وی شرافت گفت
زاہد وقت و عمدہ اختیار
دستگیر زمان و پیر کبار
حامی دین سید الابرار
"در جان رفت نامی سالار"
۸۱ ۱۳ ۱۳۸۱ ه ق

(۳)

غلام دستگیر آن پیر نامی به جنات المعلیٰ کرد مسکن
 ز ترحیلش شرافت گفت تاریخ "بفسر دوس برین شد شاد محسن"
 ۸۱ ۱۳ ۵ ۷

(۴)

چون به جنت رفت آن بدر منیر پیر نامی صاحب روشن ضمیر
 عیسوی سالش شرافت گفته است از، "امین الدین غلام دستگیر"
 ۴۱ ۱۹ ۶

شیخ الحدیث مولانا سردار احمد

مدفون در لاپپو — متوفی ۱۳۸۲ ھ

جناب حضرت سردار احمد به گلزارِ شریعت غنچه بشکفت
 زہی شیخ الحدیث آن مرد کمال کہ در اسرار دین دُرہامی سفت
 محدث ہم مفسر ہم فقیہی کہ در تدریس کردہ سعی ہا مہفت
 ز دنیا رخت بستہ سوی فردوس بہ بزم عاشقان ذابت حق خفت

شرافت، جنت تاریخش ز ہا تفت

"بجنت رفت سلطان زمن گفت"
 ۸۶ ۱۳ ۵ ۷

سائیں دسوندھی شاہ دری نوشتاھی لہ صیانوی

مدفون در ساہنپال شریف، ضلع گجرات۔ متوفی ۱۳۸۴ھ

ز دنیا سفر کرد دسوندھی شاہ بہ جنت معلیٰ شدہ جای او
 ز خاصانِ حق بود مردِ کریم ز خدامِ نوشاہ شد فیض جو

شرافت، چو سالِ وصالتش بجست

”بفردوسِ فیاضِ عالم“ بگو
 ۸۴ ۱۳ ۳

سید غلام مصطفیٰ نوشتاھی ملقب بہ نوشتہ تہا (پدسریندہ)

مدفون در ساہنپال شریف، ضلع گجرات۔ متوفی ۱۳۸۴ھ

(۱)

شاہ شہان قدوہ زہادِ دین
 عالم و فاضل بہ علومِ حدیث
 شمسِ ولایتِ قمرِ اولیا
 واقفِ اسرارِ ازلِ نورِ حق
 قطبِ زمانِ حضرتِ شاہِ مصطفیٰ
 حازنِ گنجینہٗ حقِ الیقین
 مہدیِ دورانِ و صداقتِ گزین
 شیخِ ہدیٰ سالکِ راہِ یقین
 عمدہٗ اقطابِ شبہٗ سالکین
 نوشتہٗ ثالثِ لقبش بہترین

زینتِ سجادہٗ شبہٗ گنجِ بخش
 فیضِ کماش بہ جہانِ مشہر
 زیبِ دہِ مسندِ نوشاہِ دین
 وصفِ جمالش بہ زبانِ فخرترین

کرد چو رحلت ز سرای فنا گشت به فردوسِ معلیٰ مکین
 روزِ احد هژده^{۱۸} ز شوال بود وقتِ صبحی گشت به جنتِ قرین
 رحمتِ حق باد به روحش مدام منزلِ او باد مقامِ امین
 سالِ وصالش ز شرافتِ شنو

"صاحبِ معراجِ بهشتِ برین"

۸۴ ۱۳ هـ ق

(۲)

عالی جناب قطبِ زمانِ مصطفیٰ ولی از گنجِ بخشِ یافته او شانِ منتهی
 فیضانِ او به سلسلهٔ صوفیان بس ست در خاندانِ حاجی نو شاهِ منجلی
 زمینِ عالمِ فنا چو سفر کرد سوی دوست در جنتِ النعیم شده شادمانِ جلی
 از آستانِ غیبِ شرافتِ ندای یافت "شاهِ سپید بخت" بگو سالِ متقی

۸۴ ۱۳ هـ ق

دیگر ز سالِ هجرت دان نقشِ لوحِ فیض

۸۴ ۱۳ هـ ق

هم سالِ عیسوی بشمر، غوثِ مہدی

۶۵ ۱۹ م

(۳)

فخر دینِ شاهِ مصطفیٰ اعظم منظرِ ذاتِ ایزدِ متعال
 شد مرخص ازین جهانِ فنا سکہ زن شد به ملکِ جاہ و جلال
 چون شرافتِ بختِ تاریخش صائفِ غیبِ گفت سالِ وصال

"لوکبِ نوشه گنجِ بخش" بگو

۸۴ ۱۳ هـ ق

نیز ترجمیل، "شیخِ شمسِ جمال"

۸۴ ۱۳ هـ ق

(۴۶)

چو حضرت غلام شہ مصطفیٰ ز دنیا روان شد بہ دار البقا
 چو اندیشہ کردم بہ تاریخ او "ہمز پیشہ نوشتاہ ثالث" بگو
شرافت دگر سال کردہ قیاس ^{۴۵} _{۱۹} م
 زہ نوشتاہ ثالث مجت اساس ^{۴۵} _{۱۹} م

حاجی پیر ظفر حسین شاہ قریشی

مدفون در مریدکی، ضلع شیخوپورہ۔ متوفی ۱۳۸۴ھ

حضرت جناب شیخ زمان صاحب سریر در عہد خویش صوفی ذیشان بودہ است
 ظفر حسین شاہ بہ صف اولیا امیر
 آن واقف رموز حقیقت شہ کبیر
 شہباز عشق حاجی حرمین با صفا
 ذات شریف بود نبود و سخا شہیر

چون از وصال پیر شرافت خیال کرد

ہاتف بگفت رحلت او "پیر بی نظیر"
 ۱۳۸۴ھ

میاں خدا بخش ابن عبداللہ قادری نوٹ شاہی

پیش امام مسجد نوشاہیہ ساہنپال شریف مد فون در ساہنپال شریف ضلع گجرات

متوفی ۱۳۸۹ھ

جناب خدا بخش مردِ الہ بہ دار الجنان رفت با عزت و جاہ
شرافت چو از سال فوتش بحت
 ز حالت نداشت: "عقران پناہ"
 ۱۳۸۹ھ ق

شیخ القرآن مولانا عبد العفور ہزاروی خطیب جامع مسجد وزیر آباد

مد فون در وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ متوفی ۱۳۸۹ھ

زہی ذات ملای عبد العفور کہ روشن بد از چہرہ اش لعل نور
 ز معقول و منقول فرد زمان فیوضات او مشتہر در جہان
 ہزاران خلائق نموده هجوم شدہ فارغ از وی زہدین علوم
 بہ علم و عمل کامل وقت بود بہ توجید اہل وجود و شہود
 ز دنیا روان سوی فردوس شد و را جملہ افلاک پایوس شد
 بہ تاریخ آن فاضل راستگو ز "مغفور ناجی" وصالش بگو
 ۱۳۸۹ھ ق

شرافت بہ سال مسیحی ۱۳۸۹ھ

بخوانی "کرم پیشہ عبد العفور"

۷۰ ۱۱۹ م

مفتی محمد مظفر احمد ابن مفتی محمد مظفر اللہ نقشبندی بجدی

خطیب مسجد پنجتوی دہلی — مدفون در کراچی — متوفی ۱۳۹۱ھ

زہی ذاتِ والای آن شاہِ دین
 کہ در علم تفسیر و فقہ و حدیث
 خطیب و مقرر فصیح البیان
 بہ فتوای او اہل حق را فروغ
 ز تبلیغ و جہدش ہزاران سواد
 چو برداشت دل از سرای فنا
 محمد مظفر سعادت قرین
 بہ اقران خود بود مرد فطین
 بہ فتح پوری عمدہ قارئین
 بہ شرع نبی زبده مؤمنین
 شدہ داخل زمرہ مسلمین
 بہ دار الجنان روح او شد میکن

شرافت ز سال وصالش بگفت

”ولی ولایت بخلد برین“
 ۹۱ / ۱۳ / ۱۳

مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھڑی

مدفون در لاہور — متوفی ۱۳۹۱ھ

جناب مولوی فخر زمانہ
 بہ علم دین ، عالی دستگاہی
 مناظر اہل حق بودہ بہ انصاف
 محمد آن عمر مرد یگانہ
 بہ شرع و فقر بس والا نگاہی
 معین ملت بیضای احاف

برای اهل بدعت تیغ ساطع
 به اعدای نبی شمشیر برآن
 خلافت گم‌هان برهان قاطع
 به میدان غزا چون شیر غرآن
 ندای ارجعی از حق شنیده
 سوی فردوس شد روحت پریده

شرافت سال و ملتش جست از جان

ندا آمد بگو: "مغفور دیان"
 ۹۱ ۱۳ هـ ق

فظا محمد احمد بن مفتی محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی، پیش‌امام مسجد نبوی فتحپوری دہلی

مدفون در مسجد جامع فتحپوری دہلی — متوفی ۱۳۹۱ھ

عارف دین محمد احمد
 حافظ پاک و حاجی حرمین
 جامع علم و فضل و تقوی بود
 آن امام و خطیب فتحپوری
 حامی شرع و افتخار زمان
 بود در قاریان بلسان
 مخزن راز وحدت و عرفان
 سکہ زن شد به ملک دار جهان

از شرافت چو رحلتش پرس

"داخل خلد دین پناہ" بدان
 ۹۱ ۱۳ هـ ق

پیر عبد الرحیم قادری

تجدید نشین پھر چو نڈی شریفیت (سنہ) — متوفی ۱۳۹۱ھ

عالی جناب حضرت عبد الرحیم پیر
 در دورِ توحشِ حاجی اسلام لودہ است
 شان مبارکش شدہ در اولیا کمال
 در علم و فضل ذاتِ گرامیش بی مثال
 حاجی و ہم مجاہد حق بود لازوال
 در ملکِ سندھ و ہندوستان است فیض او
 از دستِ ظالمان شدہ مقتول بی گناہ
 از رتبہ شہادت با حق شدہ وصال

در سال رحلتش چو شرافت خیال کرد

آمد تدای حالت "پیر خجستہ فال"
 ۱۱ ۹ ۱۳۰ ق

مفتی احمد یار خان نعیمی

مدقون و حجرات — متوفی ۱۹۷۱م / ۱۳۹۱ھ

آفتاب شرح، احمد یار خان
 حاجی حسین ہم مفتی دین
 ذاکر اسم خدا شام و پگاہ
 فاضل تفسیر قرآن ہم چو ماہ
 و حدیث و فقہ کس مثلش نہ بود
 صوفیان اصل حق را بود شاہ
 آن حکیم امت فخر رسل
 یافت سوی جنت الفردوس راہ

از شرافت سال ترحیلش شنو

"محرران التوراة شد مستور آہ!"

۱۱ ۷ ۱۹ م

حضرت غلامِ فاطمہ زوجہ حکیم فقیر محمد چشتی امرتسری

(مادرِ حکیم محمد موسیٰ امرتسری) — مدفون در لاہور — متوفی ۱۳۹۲ھ

مریم عہد خویش زبده وقت
 در عبادت یگانہ دوران
 زہد و تقوی شعار او ہر دم
 در نماز و نیاز بے مشغول
 جان نثار و فدای غوثِ جہان
 از ربیعِ اخیر یازدہم
 آن جنابِ غلامِ فاطمہ کو
 بر لبش روز و شب وظیفہ ہو
 نیک سیرت کمال ہم خوش گو
 رحمت حق ہمیشہ باد برو
 ظلِ قادر مدام بر سر او
 شد مرخص بہ سوی دارِ نکو

از شرافت چو رحلتش پرسی

"داخلِ خلد بیگان" بشنو
 ۹۲ ۱۳ ۱۳ ق

پیر فضل حسین فضل گجراتی، شاعرِ معروفِ زبانِ پنجابی

مدفون در گجرات — متوفی ۱۳۹۲ھ

حضرت پیر فضل مردِ کریم
 شاعرِ خوش بیان در گجرات
 برودہ ز اقرانِ خویش مشعلِ نور
 کرد ہرود عالمِ منانی
 بہرہ ور بود از علومِ قدیم
 ناظم و ناشر و ادیب و فہم
 در علومش کسی نبود سہم
 مفتخر شد بہ ملک دارِ نعیم
 سالِ ترحیل وی شرافتِ جت

ہاتھم گفت: "پیر فضل کریم"

۹۲ ۱۳ ۱۳ ق

میر فضل عثمان نقشبندی

مدفون در قلعه جواد کابل — متوفی ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳م

شد ز دنیا چو سوی دارالخلد
آن شهنشاهِ ذرّوہِ تفلین
نسلی پاکِ مجد و سرهند
ابنِ فضلِ عمرِ مہِ حسنین
آنکہ صدرِ مشایخِ دین بود
محرمِ رازِ سیدِ کونین
فیض و رشدش بہ کابل و لاہور
فخرِ فاروق و منظرِ سبطین
سالِ ترحیلِ وی شرافتِ گفت

”فضل عثمان قبلہ دارین“

۷۳ ۱۹ م

بی بی وحیدہ سلطانہ زوجہ حاجی پیر ظفر حسین قریشی

مدفون در مرید کی ضلع شیخوپورہ — متوفی ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴م

جنابِ وحیدہ ز اخیار بود
بہ زہد و ریاضتِ عبادت بہین
زہی اہلیہ پیر ظفر حسین
خنی عارفہ حاجیہ فخرِ دین
بہ تعمیرِ مسجد بسی شغل داشت
بہ جناتِ فردوس باشد مکین

شرافت ز رضوان مقامش بجست

بگفتا: ”بساغ بہشت برین“

۷۳ ۱۹ م

پیرسید غلام محی الدین ابن پیرمهر علی شاہ چشتی

مدفون در گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی ————— متوفی ۱۳۹۲ھ

جناب حضرت والا مناقب	غلام محی دین منصور باللہ
زہی فرزند آن مہر علی شاہ	امام صوفیان مسرور باللہ
رئیس چشتیان فخر مشائخ	بہ عشق غوث حق موفور باللہ
بہ زہد و طاعت و اخلاق عالی	مقدس ذات وی مشکور باللہ
بہ عرفان و تصوف مشہور بود	گرامی قدر آن منظور باللہ
بہ جام فیض او مخمور عالم	زمین "گولڑہ" مشہور باللہ
سفر کرده ازین دنیای فانی	بہ فردوس برین معہور باللہ

شرافت جست سال ارتحالش

ز حالت شد ندا "مغفور باللہ"

۹۴ ۱۳۵۱ ق

میان علی محمد خان ہشتی سجادہ نشین بسی شریف

مدون در پاک پتن شریف ضلع ساہیوال — متوفی ۱۳۹۵ ھ

ظہیر دین فخر فخریان بود	علی با محمد خان مشہور
در خشان آفتاب ملک وحدت	کہ در اقطار عالم بود مذکور
بہ سجادہ نشینی شہرہ او	بسی بود از ظہورش جلوہ نور
ز بانس کاشف علم شریعت	دش ز اسرار عرفان بود معمور
طریقت ہم حقیقت زین حاش	ز نصر دین همانا بود منصور
عبادت ہم ریاضت شیوہ او	شجاعت ہم سخاوت بود دستور
امیر چشتیان شہباز لاهوت	غلام درگھش کسری و فغفور
معین الاولیا قطب زمانہ	بہ درگاہ فرید الدین منظور
نظام عارفان ، فخر مشائخ	بہ انوار خدا نور علی نور
ز اقرانش کسی مثلش نبوده	بہ عالم فیض او نزدیک ہم دور
ازین دارِ قارخت سفر بست	بہ فردوس برین شد شاد مسرور
مشرف شد بہ اکرام شکر گنج	بہ اقدامش ہنان شد در منشور

شرافت جت سال ارتحالش

خود گفتا "ولی پاک مغفور"

۹۵ ۱۳ ھ ق

زبیر حسن قادری ابن پرفسور محمد ایوب قادری

دفن در کراچی ————— متوفی ۱۳۹۵ھ

زبیر حسن قادری نوجوان	کہ تعلیم ہی کام بوش بدست
بر حسن و صباحت و حید زمان	بہ علم و ذکا شاہد حق پرست
ز دنیا روان شد بہ عمر شباب	ز جملہ اقارب تعلق گست

شرافت، ز ترحیل او فکر کرد

نہا شد ز حالت کہ "شیشہ شکست"
۱۳۹۵ھ ق

بخش دوم

قطعات ماده های تاریخ ولادت

سید ریاض المحسن بن سید شرافت نوشاهی

سید سعید الطفر بن سید شرافت نوشاهی

محمد عنایت اعجاز محبوب

سید قدوس اختر بن سید بشارت نوشاهی

سید عارف نوشاهی بن سید بشارت نوشاهی

سید افضال اسپین شاه بن سید بشارت نوشاهی

سید استقرار حسن شاه بن سید ریاض المحسن نوشاهی

سید مستنصر سعید بن سید سعید الطفر نوشاهی

سید ریاض الحسن فرزند اول سید شرافت نوشاهی

سال ولادت ۱۳۴۸ هـ

شکر حق را که از کمال کرم
شده مبذول رحمت ارحم
طفل پیدا شد به لطف خدا
آن ریاض الحسن شد اسلم
بخت اسکندری و عمر خضر
علم کُل از خزینه آدم
حق تعالی ورا عطا بکند
فقر نوشاه و غوث ما اعظم

از شرافت ولادتش برخوان

هست "فرزند خسر و عالم"
۱۳۴۸ هـ ق

سید سعید النظم فرزند دوم سید شرافت نوشاهی

سال ولادت ۱۳۵۵ هـ

تولد شده طفل والا گهر
شریف النسب گنج علم و هنر
علوم و فنون و جمال و کمال
بود نقد و قتش چو سکه دُر
به فقر سخی شاه سلیمان دین
ز فیضان نوشه شود مفتخر
به دو شنبه و هفت ده از رجب
به دنیا در آمد مثیل قمر

چو سال ولادت شرافت بجست

ندا شد ز هانت "سعید النظم"
۱۳۵۵ هـ ق

محمد عنایت ملقب بہ اعجاز محبوب ابن احمد الدین گنگو

ساکن ڈھوک شہانی، ضلع بکرات — سال ولادت ۱۳۷۰ھ

محمد اللہ تولد شد عزیز	بہ ملک دہری صاحب تمیزی
عنایت شد ز درگاہ خداوند	بہ احمد دین صاحب نیک فرزند
زہی آن گوہر درج صباحت	نھی آن جوہر کان ملاحظت
بہ حسن یوسفی در یگانہ	شہنشاہ حسینان زمانہ
جمالش جانفرامی درد مندان	رخ او مصحف صورت پسندان
بہ علم مرتضیٰ باشد مکرم	بہ خلق احمدی نور مجسم
حیاتش چون خضر بخت سکندر	خدا روزی کند علم ابو ذر
چو جسم سال مولد با ضرورت	نداشت گو، "ہلال خوبصورت"

مکرر چون شرافت جت مطلوب

گو، "فیض قمر اعجاز محبوب"

۷۰ / ۱۳۵ ق

سید قدوس اختر فرزند اول سید بشیر احمد بشارت منو شاہی

سال ولادت ۱۳۷۱ھ

بحمد اللہ شدہ مولود اطہر ز نورِ نوشہٗ اعظم منور
 بہ خانہ شہ بشیر احمد بشارت کہ در دورِ زمانہ ہست اشہر
 بہ علم و فضل مرتضوی مشرف بہ علم و فقر باشد چون ابوذر

شرافت جست تاریخ ولادت

ز ہاتف شد ندا "قدوس اختر"
 ۱۳۷۱ھ ق

سید رضاء اللہ شاہ عارف فرزند دوم سید بشیر احمد بشارت نوشاہی

سال ولادت ۱۳۷۴ھ

ز آسمان متین مبارک باد	شکر اللہ کہ شد طلوعِ قمر
بہ فلک ہم زمین مبارک باد	شاهدِ خوب رو تولد شد
ہست تاریخ این مبارک باد	اسم پاک است، <u>شاہِ رضاء اللہ</u>
ہدیہ بہترین مبارک باد	در جنابِ شہِ <u>بشیر احمد</u>
خادمِ محیِ دین مبارک باد	گشت نخلِ مراد زو سرسبز
خاندانِ مہین مبارک باد	اخترِ برجِ پیر <u>نوشہ</u> ہست
گلبنِ یاسمین مبارک باد	چنچہ <u>نوشگفتہ</u> در گلشن
پیشِ اہلِ یقین مبارک باد	روشن ازوی دو دیدہ مد و مہر
بچہ نازنین مبارک باد	نور نور است <u>عنْ اَبَا جَدِّ</u>
جدِّ او فخرِ دین مبارک باد	پدرش نور ہم پسر نور است
یارتِ از من چنین مبارک باد	دمہدم از خدا دعا خواہم
بہ عزیزِ بہین مبارک باد	بختِ اسکندری و عمرِ <u>حضر</u>

منظرِ مصطفیٰ است تاریخش
۷۴ ۱۳۵۱ھ
از شرافت، بہین مبارک باد

سید افضل السبطین شاہ فرزند سوم سید بشیر احمد بشارت نوشاہی

سال ولادت ۱۳۸۰ھ

تولد شدہ است این عزیز حمید	به وقت مبارک به روز سعید
که دادہ است این نعمت بی بہا	خداوند را حمد صد بارہا
کہ فرزند او شد بہ صد افتخار	به سید بشارت مبارک ہزار
به فرخندہ ساعت شدہ انصرام	ز اولاد نوشاہ عالی مقام
بدان پیر: "افضل السبطین شاہ"	ز تاریخ و نامش بہ فضل الہ
جناب: "محمد شجاعت رشید"	ز حالت دگر اسم گشتہ پدید
خرد گفت: "مرغوب اسلام" گو	دگر بار جستم چو تاریخ او

شرافت کند ہر زمان این دعا

به عمر خضر باشد او ہم نوا

سید استقرار حسن شاہ فرزند اول سید ریاض الحسن نوشاھی

(نوہ سراینده) سال ولادت ۱۳۸۶ھ

به حمد الله تولد گشت فرزند
به مشکوی ریاض شاه خوش خو
ز نسل پاک نوشته پیر کامل
که فیض نور افشان است هر سو
شود عمر خضر بخت کندر
به علم و فضل چو صدیق و لحو
شجاعت هم سخاوت پیشه اش باد
به فقر حیدری خوشحال مه رو
به ذکر و فکر و اوراد و عبادات
به عشق و ذوق و عرفان باد حق گو

چو خواهی از شرافت سال تولید

ز "شاه حسن استقرار" بشنو

سید مستنصر سعید فرزند اکبر سید سعید الظفر نوشاھی

(نوہ سراینده) - سال ولادت ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶م

از عنایات خالق اکبر
شد تولد عزیز خوش منظر
حسن صورت کمال در سیرت
در گرامی صفات خود اظہر
زینت خاندان عباسی
بعدن لطف و فضل حق اکثر
در تبار جناب نوشته پیر
در علوم و فنون شود اشہر
منظم حسن لایزال شود
منبع فیض گنج بخش قمر

عیسوی سال او شرافت گفت

"خسر و ملک معنی مستنصر"

۱۹ ۶۶ م

بخش سوم

قطعات ماده های تاریخ

تألیف و چاپ کتب

"کنز الفوائد" تالیف سید بشارت نوشاہی
"تاریخ گجرات" تالیف پرنسور احمد حسین قریشی
"مکتوبات مجدد الف ثانی" ترجمہ از مولانا محمد سعید احمد
تذکرہ علمای اہلسنت "تالیف مولانا محمود احمد قادری
"مولانا غلام محمد ترنم" تالیف حکیم محمد موسی امرتسری
"احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری" تالیف پرنسور محمد اقبال مجددی
"اعلیٰ حضرت کافقی مقام" تالیف مولانا اختر شاہ جہان پوری
"کشف المحجوب" ترجمہ از مولانا ابوالحسنات محمد احمد
"سیر العارفین" تالیف جمالی دہلوی، ترجمہ از پرنسور محمد ایوب قادری
"رسالہ قدسیہ" تالیف خواجہ محمد یارسار ^۱ بہ نصیج پرنسور محمد اقبال ملک
"فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی" ج ۲ تالیف محمد حسین تسبیحی
"دیدار از کتابخانہ های پاکستان" تالیف محمد حسین تسبیحی

تألیف ”کنز الفوائد“ شامل ملفوظات علی حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی

گرد آورنده سید بشیر احمد بشارت نوشاہی۔ سال تألیف ۱۳۵۳ھ

حضرت شاہ بشیر احمد جناب
در طریق سلسلہ نوشاہیان
نسخہ بس لاجواب آمد تمام
حرف او ہستند چون در عدن
چونکہ صاحبزادہ عالی تبار
یافتہ اجر عظیم از کردگار

زان شرافت گفت از قرآن کریم

نام و سالش، ”عندہ اجر عظیم“
۵۳ ۵۱۳ ق

تالیف "تاریخ گجرات" تالیف پروفیسر احمد حسین قریشی قلعہ داری مینڈر کالج گجرات

سال تالیف ۱۳۸۸ھ

شکر اللہ کہ این کتاب کریم
 از افادات افضل فضلا
 مشفق مخلص، اوستاد علوم
 مولوی احمد حسین عزیز
 کرد تحریر اندرین تالیف
 ہم طیبان و عارفان دیار
 کرد تحقیق از علوم غریب
 حق ورا زیور قبول دهد
 ختم گشته به اسعد الساعات
 اعلم عالمان عالی ذات
 جامع علم و فضل و نیک عادات
 افتخار قریش، خوب صفات
 از کمال مشایخ و سادات
 شاعران و مفکران جہات
 قول راسخ بگفت فی طامات
 میوه بخشند ز گلشن برکات

از شرافت، شنوسن تالیف

گفت: "تاریخ مجلس گجرات"

۷۸ ۱۹ م

چاپ مکتوبات شیخ احمد حسن مدنی، الف ثانی، از مولانا محمد سعید خطیب مسجد انارک، بخش لاہور

چاپ کراچی، سال چاپ ۱۳۹۰ھ

بحمد اللہ از لطف پاک خدا بر پایان شد این نثر با صفا

ز تصنیف آن قطب والا خطاب
 که در انکشاف علوم شهود
 به سعی مبارک مجتہ سعید
 به علم و عمل مشہور در زمان
 چو شد چاپ این قسمت اولین
 جناب مجتہد ولایت مآب
 به اقران خود مثل وی کس نبود
 کہ در عهد خود هست مرد فرید
 بیانش نموده به اردو زبان
 مکاتیب فخر زمان و زمین

به سانش شده از شرافت ظهور

"کلام تصوف شراب ظهور"

۹ ۱۳ ۵۰ ق

چاپ تذکرہ علمای اہلسنت تالیف مولانا شاہ محمد احمد درمی کانیوری

چاپ کانیور، سال چاپ ۱۳۹۱ھ

بحمد اللہ کہ از افضال باری
 به سعی حضرت محمود احمد
 سر و سر حلقہ ارباب تحقیق
 به ہم عمران خود مردی است ممتاز
 ز احوال بزرگان کرد تصنیف
 شدہ از اہل سنت فیض جاری
 کہ در علم شریعت هست امجد
 زہی آن قدوہ اصحاب تدقیق
 ز علم دین حق گشتہ سر افراز
 بہ ذکر فاضلان دہر تالیف

شرافت بہر سانش گشت شیدا

ز "حالات مشایخ" شد هویدا

۹۱ ۱۳ ۵۰ ق

چاپ "مولانا غلام محمد ترم" تالیف حکیم محمد موسی امرتسری

چاپ لاہور، سال چاپ ۱۳۹۱ھ

شکرِ خدای را کہ درین عہد خوشگوار
 احوالِ خوش مالِ ترم بیان شدست
 ہمدرد قوم و ملت، آن عاشقِ رسول
 تالیف شد ز سعی جنابِ فہیم وقت
 آن کو بہ علم و فضل و صفات نامور
 آن شہسوارِ عرصہ تحقیق با کمال
 مطبوع شد رسالہ زیبای روزگار
 اوصاف آن غلامِ محمد عیان شدست
 یعنی خطیبِ عظیمِ ہم و اصفِ بتول
 "امرتسری محمد موسی حکیم" وقت
 در طب و معرفت بہ جهان گشتہ مشہر
 ذاتِ کریم اوست بہ تاریخ بی مثال
 در سالِ طبع او چو شرحِ قلبِ مشتغل

ظاہر شد از شرافت "تذکار اہل دل"
 ۹۱ ۱۳۲ھ ق

چاپ "احوال و آثار عبد اللہ خوشی قصوی" تالیف پروفیسر محمد اقبال جلدی

از انتشارات دارالمؤرخین لاہور، سال چاپ ۱۳۹۰ھ

بحمد اللہ این نسخہ ذوالکرام
 ز آثار عبد اللہ خوشی
 ز تالیفِ عالی شہیرِ زمان
 کہ نام گرامیش اقبال ہست
 بہ افضالِ ایزد شدہ اختتام
 قصوری و عبدی لقب آن جلی
 عزیز مکرم و حید اوان
 بہ تحقیق ہم پایہ اش کس کم است

عیان کرد در این کتاب شریف ز احوال عبدی فقیہ لطیف
تصانیف او بی بجا بوده اند کہ در پردهٔ اختفا بوده اند
به بسیار جد و تلاش کثیر بیان کرد فهرست ایشان کبیر
چو این تذکرہ زیب تکمیل یافت پی طالبان مہر تحقیق تافت
ز تو چون بخواہند سالتش عیان

شرافت بگو: "تذکرہ جاودان"
۹۰ ۱۳۵۱ ق

چاپ اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام "تالیف مولانا اختر شاہ جہان پوری"

از انتشارات مرکزی مجلس رضا، لاہور، سال چاپ ۱۳۹۱ھ

بحمد اللہ این نسخہ پر ضیا مکمل شد از لطف ذاتِ خدا
به احوال حضرت امام زمان کہ احمد رضا نام او خوشنوا
مجّد به شرع رسالت مآب به علم تصوّف شد مقتدا
به فقہ حنیفی مقاشش بلند به دین نبی بود فرخ لقا
به تبلیغ و تعلیم او هر کسی منور شد از علومِ خدا
ز تالیف عالی شہیر جہان زہی مولوی اختر با صفا
کہ در شدہ جہانپور شدہ سولدش به لاہور ہم فیض او بی بجا

ز سال طباعت شرافت چو جست

نذا شد ز حالت: "شمیم رضا"
۹۱ ۱۳۵۱ ق

چاپ "ترجمہ کشف المحجوب" تالیف حضرت علی بن عثمان، بجوی و داتا گنج بخش لائبریری

مترجم: مولانا ابوالحسنات محمد احمد، بامقدمہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری

از انتشارات المعارف لائبریری سال چاپ ۱۳۹۳ھ

بحمد اللہ کتاب کشف محجوب کہ رشد و معرفت زان هست مطلوب
 ز تصنیف مقدس قطب عالم کہ نامش گنج بخش پاک محبوب
 بہ توحید و تصوف لوح عرفان برای ساکنان فیضی است موعوب
 چو افشای رموزش شد بہ عالم از و اعدای دین گشتند مغلوب
 بہ تقدیمش حکیم نیک موسیٰ بہ تحقیق و تفکر هست محسوب

شرافت جت از سال طباعت

شده مسموع "باب علم مرغوب"
 ۹۳ / ۱۳ھ ق

چاپ "سیر العارفين" تالیف جمالی ہوی ترجمہ و تفسیر از پروفیسر محمد الیوب قادری

چاپ لاہور، سال چاپ ۱۳۹۴ھ

این کتاب پاک سیر العارفين در کمالات و حقایق بی نظیر
 در طریق فقر و عرفان بی مثال بہر درویشان حق آب زلال
 داد ترتیبش جناب قادری آنکہ ایوب است مرد باجمال
 در علوم ظاہری فخر زمن در فن تحقیق حق فرخندہ فال

علم تاریخ است از وی مفسر
 معدن اسرار ذات ذوالجلال
 کرد تبویب کتاب و ترجمه
 هم به طبعش سعی بنموده کمال
 چون شرافت از خرد تاریخ جست
 گفت: "ملفوظ مبارک لازوال"
 ۹۴ ۱۳۹۵ هـ ق

چاپ رساله قدسیه تألیف حضرت خواجه محمد پارسا نقشبندی تصحیح فرسوز محمد اقبال
 از انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی سال چاپ ۱۳۹۵ هـ

چون کتاب رساله قدسیه
 از تقانیف عارف بالله
 در صف اولیا معظم بود
 استاد محمد اقبال
 از انتشارات مرکز تحقیق
 دفتر اوست پندی راول
 معدن فیض منبع السلام
 خواجه پارسا وحید انام
 منزلش بود برتر از افهام
 کرد تصحیح آن به شوق تمام
 پاک و ایران منظر اسلام
 مخزن علم و دانش و اعلام

چون شرافت ز سال طبعش جست

گفت هاتف: "کتاب ذی اکرام"
 ۱۳۹۵ هـ ق

چاپ فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی“ جلد دوم

تألیف محمد حسین تسبیحی ایرانی — چاپ راولپنڈی سال چاپ ۱۳۹۶ھ

این کتابی است در علوم شگرف
از تصانیف فخر اهل دیار
آن محمد حسین تسبیحی
شهر خوار مولد او شد
مسکن حال پنڈی راول
دفتری بس کمال و عالی شان
جامع علم و فضل در اقران
موطنش هست کشور ایران
یافت بهره ز اهل پاکستان
جمله طلاب راست فیض رسان

سال طبعش ز صی شرافت گفت

“الفنت فارسی پاکستان“
۹۶ ۱۳ ۹۶

چاپ دیدار از کتابخانه های پاکستان“

تألیف محمد حسین تسبیحی — سال چاپ ۱۳۹۶ھ

این نسخہ مستطاب و مسعود
آقای زمان جناب تسبیحی
آن بحر فنن را شناور
تألیف شده به فضل معبود
گلدسته علم کرد مشهور
علم است و را مدام مقصود

گو سال طبعش شرافت

“دیدار کتاب خانہ محمود“
۹۶ ۱۳ ۹۶

بخش چهارم

قطعات ماده‌های تاریخ

به مناسبت های مختلف

مرمت مزار حضرت شیخ عبدالرحمن پاک نوشاہی

تعمیر مسجد نوشاہیہ، ساہنپال شریف

تعمیر مسجد دہ جوکالیاں، ضلع گجرات

انتشار مجلہ "ضیای حرم" لاہور

تاسیس "دارالمؤرخین" لاہور

بجای آوردن حکیم محمد مہدی امرتسری حج بیت اللہ

سروسی محمد نذیر رانجھا، ساکن آبادی جلال، ضلع سرگودھا

مرمت مزار حضرت شیخ عبدالرحمن پاک صاحب نوشاہی

بھری شریف ضلع کوجرانوالہ - ۱۳۵۳ھ

حضرت پرنور محبوب جناب کبریا
غنیچہ گلزار حضرت نوشتہ حاجی گنج بخش
گوہر دُرج حقیقت اختر برج کمال
کرد پرواز از قفس چون طائر باغ جان
روضہ اش تعمیر کردہ شیخ برخوردار ہول
باز از سر شد مرمت خانقاہ شاہ دین
شاہ رحمان پاک صاحب والی ملک بفا
جانشین غوث اعظم سر نشین اولیا
شاہباز اوج عرفان آفتاب اجنبیا
سال تاریخ وصالش گفت دل "بشیر خدا"
در ہزار و یکصد و سی ہفت ہجری صاحبجا
۱۱۳۵ھ
۳۷ ۱۱ ۳۷
زاہتمام خاص اولاد جناب با صفا

یک ہزار و سیصد و پنجاہ و سہ ماہ حب
گشت مرقوم از شرافت سال تاریخ بنا
۱۳ ۵۳

تعمیر مسجد نوشاہیہ "سابقہ شریف گجرات

سال تعمیر ۱۳۶۰ھ

شکر اللہ شد بنا این معبد خاص و عام
چون شرافت جست تاریخ عمارت از خرد
از طفیل نوشتہ حاجی گنج بخش عالی مقام
شد ندا از غیب "مسجد ثانی بیت المحرام"
۱۳ ۴۰

تعمیر مسجد جو کابیان ضلع کجرات بسعی اہتمام مولوی نور الدین

سال تعمیر ۱۳۸۶ھ

شکر اللہ شد بنا این سجدہ گاہ مؤمنین

ر اہتمام خاص حضرت مولوی نور دین

من بنی اللہ مسجد در خبر وارد شد

بیتہ فی الجنۃ آمد حکم خیر المرسلین

مژدہ جاوید باد ای زاہدان خوش حصال

در جو کالی شد مہیا معبدہ للعابدین

چون شرافت جت تاریخ بنای خوش مکان

ہاتفم از غیب گفتا، "بیت خیر الحاکمین"

۸۶ ۱۳۵ ق

آغاز انتشار مجلہ ماہانہ "ضیای حرم" لاہور

۱۳۹۰ھ

بحمد اللہ این نسخہ اہل دین ز الطاف حضرت شہ مرسلین

بسعی محمد کرم شاہ پیر کہ در عہد خویش است روشن ضمیر

کہ در بھیرہ فیض بہرہ مقیم بہ سجادہ غوثیہ مستقیم

ز لاہور کردہ گہر منتشر بہ اقطار عالم شدہ مشہر

ز شعبان معظم نمودہ شروع درہ رقم گشتہ اصول و فروع

به امداد وی جمله اهل کمال
 یکی زان میان خواجہ قمر دین
 دیگر ڈاکٹر شاہ حامد حسن
 ہم آن فاضل دھر کوکب جلی
 ز عابد نظامی و اسعد بدان
 شدہ منظر الدین و اصغر نظام
 مضامین شان ہم چو سلک دور
 بہ حکیم جناب حکیم زمان
 بہ تاریخ این نسخہ پر داختم
 بہ علم و عمل صاحب قال حال
 سیال از فیوضش چو پرنج برین
 نمایان علومش بہ سہ و علن
 کہ نامش شدہ قاضی عبد البقی
 ہم آن نور احمد فریدی بخوان
 دیگر آسی و اشرف نیک نام
 مجلہ زترقیم شان مفتخر
 کہ موسیٰ ست امرتسری نام شان
 ز سال طباعت عیان ساختم

شرافت چو از سال اجرای جہت

”ضیای حرم نور مکہ“، بگفت
 ۹۰ ۱۳ ۵

تاسیس دارالمورخین لاہور

۱۳۹۰ھ

منت خدای را کہ بہ سعی حکیم وقت
 در خانہ محمد اقبال زیب یافت
 شد منعقد ادارہ ارباب علم و فضل
 آثار و واقعات اکابر رقم شونند
 در سال انعقاد شرافت چو فکر کرد
 امرتسری محمد موسیٰ بحق معین
 این بزم اهل علم و ادب ہم مصنفین
 از بہر انتشار علوم مفکرین
 از اجتماع زمرہ والا محققین
 آمد ندا، ”مدارج دارالمورخین“
 ۹۰ ۱۳ ۵ ق

بجای آوردن حکیم محمد موسی امرتسری حج بیت الله

۱۳۹۰ هـ

افتخار ما شصیر فاضلان اعلم العلما امیر کاملان
 آن حکیم موسی امرتسری زینت اقران خود در سروری
 از عنایات خداوند کریم بهره ور شد از زیارت عظیم
 از شرافت باد او را شاهوار صد مبارک هم دعای بی شمار
 با سر اعجاز از حائف شنو

”فیض عالم حاجی الحرمین“ گو
 ۹۳۰ ۱۳۵۰ هـ ق

عربی محمد نذیر انجھا، ساکن آبادی جلال، تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

۱۳۹۵/۱۹۷۵ م

مشفق ما آن محمد با نذیر صاحب علم و عمل روشن ضمیر
 شاعر بی مثل، مرد خوش نوا هم ادیب کامل و فاضل شہیر
 صاحب اخلاق عالی، باکمال صورت والاش چون بدر منیر
 در صباحت خوب در اہل زمان در ملاحت شان او بس دلپذیر
 چون مزوج گشت از لطف خدا با خوشی جلوہ نغن شد بر سریر
 صد مبارک باد از من دامنًا با مجانبش صغیر و ہم کبیر

هان شرافت مصرع تاریخ گو

”لطف و ما شادی را انجھا نذیر“

۷۵ ۱۹ م

writers on Islamic mysticism, and so forth. It is in this spirit, for example, that there is included a *qit'a-yi tarikh* of Maulawi Shams al-Din, who was a prominent dealer in rare books concerning Islamic mysticism and whose shop used to be located at the end of Anarkali Bazar in Lahore. The notables here mentioned stretch from Sakhi Shah Sulaiman Qadiri (d. 1012 A.H., 1604 A.D.), the *pir* of Hazrat Haji Muhammad Naushah, to men whose death occurred in 1975. Most of the persons commemorated, however, died in the past decade.

The second function of these poems is to give significant dates. For each *qit'a* praising a person, the final *bayt* or verse gives the date of his death, and for each *qit'a* praising a book, the closing line gives the date of its authorship or publication. This closing line is a chronogram, or a single phrase which sums up the significance of the man or book and whose letters, according to the *abjad* reckoning, add up to the date in question. Great skill is required, and is here demonstrated, in creating these chronograms.

The editor who selected these poems for publication from the *I'jaz al-Tawarikh* is Saiyid Reza Allah Shah 'Arif Naushahi, nephew of the author, and an assistant in the Ganj Bakhsh Library of the Iran Pakistan Institute of Persian Studies in Rawalpindi. It is hoped that this book will further the acquaintance of the public not only with the *qit'a-yi tarikh* art form, but also with the notable personages and books described herein.



15 March, 1976

Richard M. Eaton
Assistant Professor of Oriental Studies
University of Arizona
Tucson, Arizona,
U.S.A.

in prominent positions under Sikh rule of the Punjab. With its spiritual and geographical focal point being Sahānpāl, Gujrat and the incumbent *sajjada-nishin* residing there, this *silsila* has profoundly influenced the history of the Punjab since the height of the Mughal period.

Saiyid Sharif Ahmad Sharafat Naushahi has therefore inherited a rich tradition of Punjabi history and Islamic mysticism. Moreover, unlike many *sajjada-nishins* of the subcontinent who have become rich landowners and have consequently neglected the mystical or intellectual aspects of the tradition, Saiyid ~~Ahmad~~ Sharafat has assiduously cultivated this tradition. He has mastered Persian and Arabic in addition to his native Punjabi and Urdu. He has collected and preserved in his private library the essays, biographies, histories and discourses of previous members of the Naushahia *silsila*. Indeed, his Persian manuscript collection is one of the richest of its kind in the Punjab. He has not only collected such works, but he has made his own permanent contribution to Naushahia literature. I refer to his impressive tome, the *Sharif al-Tawarikh*, an exhaustive compilation of the history and literature of the Naushahia *silsila*, written in manuscript in his own hand and consisting of three volumes in fourteen sections, totalling 8,000 pages. In this work Saiyid Sharafat Naushahi has drawn on the entire body of manuscript and published literature concerning his own family, and it will remain the most definitive work on the subject.

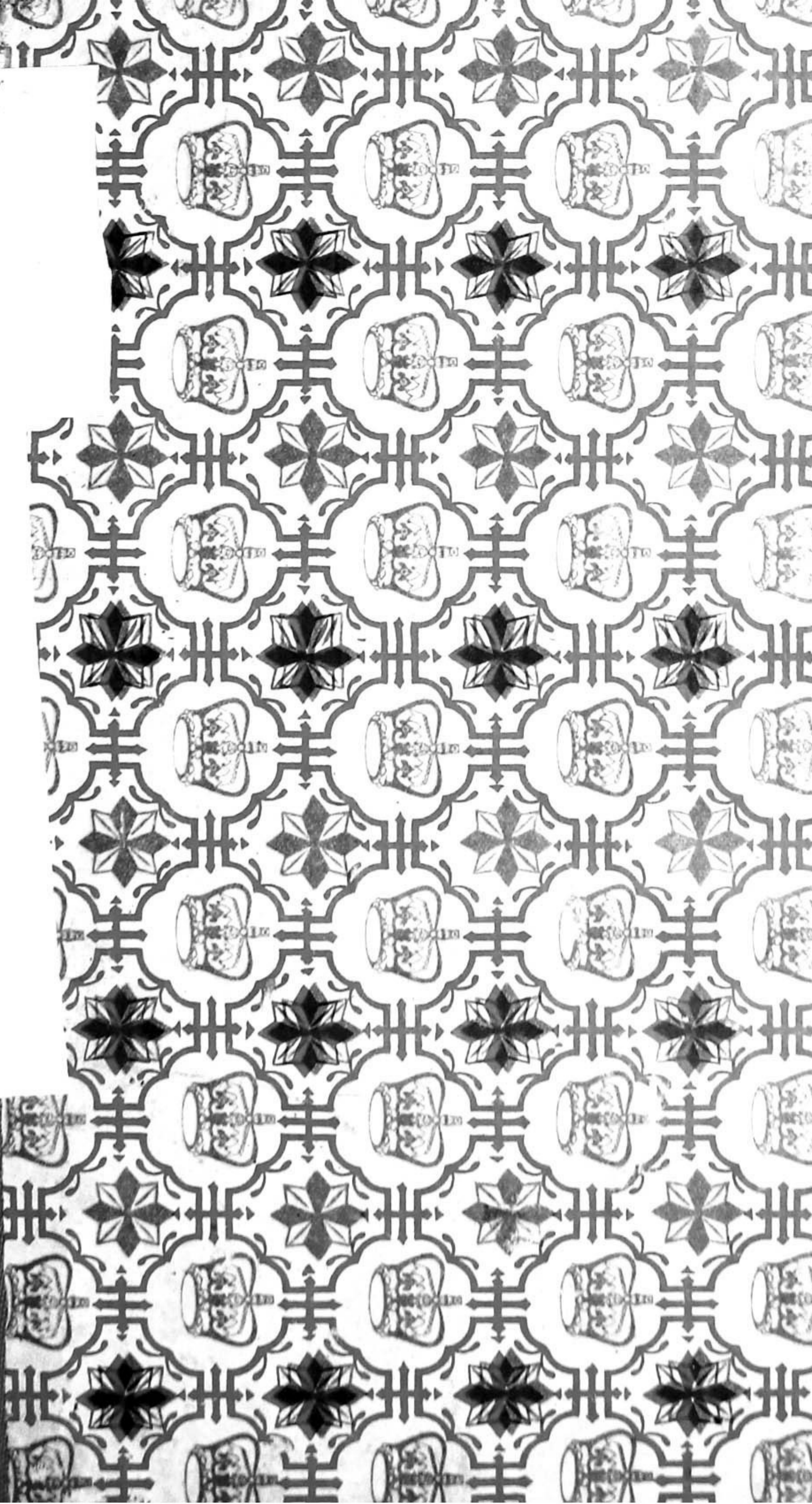
The present book is a collection of *qit'as* selected from another of Saiyid Sharafat Naushahi's manuscript works, the *I'jaz al-Tawarikh*. This latter work is a compendium of poems in the form of a particular type of *qit'a*, the *qit'a-yi tarikh*, or "date-giving fragment." This poetic form has two purposes: to praise some significant event or person, and to give the date of that event or that person's death. One object of praise found in these poems is books. Thus we find *qit'as* praising 'Ali bin 'Usman Hujwiri's *Kashf al-Mahjub*, or the *Maklubat* of Shaikh Ahmad Sirhindi. For the most part, however, the *qit'as* presented in this book praise men who were prominent in the religious arts, especially those within the Sufi tradition. Thus we find a few *qit'as* praising members of the orthodox religious establishment (*'ulama*), but many more praising *sajjada-nishins*,



Introduction

The present collection is a recent example of a traditional Persian literary form—the *qit'a*, or "fragment". Technically, the *qit'a* is a "fragment" or "section" of a *qasida*, which in turn is a classical Arabic and Persian poetic form, usually long in length, having a panegyric, didactic, or religious purpose. As E. G. Browne has observed in his history of Persian literature, there are many cases of the *qit'a* being complete in itself, that is, of there being no more of the *qasida* than that represented by the *qit'a* (for a full discussion, see his *Literary History of Persia*, II, 22-24). Thus, some *qit'as* can be understood as short *qasidas*; and such is the case of the present collection.

The *qit'as* of the present collection were composed by Saiyid Sharif Ahmad Sharafat Naushahi, a learned poet, prose-writer, and *sajjada-nishin* of the shrine of Hazrat Shah Haji Muhammad Naushah Ganj Bakhsh. This shrine is located in the town of Sahanpal, Phalia Tahsil, Gujrat District, Punjab. Hazrat Haji Muhammad Naushah (959-1064 A.H., 1552-1654 A.D.) lived during the height of the Mughal Empire and being a contemporary of Akbar, Jahangir and Shah Jahan, represented the height of spiritual splendor in Mughal India just as those three sovereigns represented the height of temporal splendor. He was an important Sufi of his age, and was recognized as such by the Mughal authorities both of his own days and of succeeding generations. This is attested by original Mughal *farmans* granted to his successors and still preserved in Sahanpal. What is more important, he was the founder of a new Sufi *silsila*, the Naushahia, which expanded all over the Punjab and has become one of the pre-eminent spiritual and familial orders of the region. Members of the Naushahia *silsila* were instrumental in converting several Punjabi tribes to Islam, and others served



منتخب

الکتاب التواریخ

شامل

قطعات ماده تاریخ فارسی

سوره

سید شریف احمد شرافت نوشاهی

تجاده نشین دربار حضرت سید حاجی محمد نوشته گنج بخش قدس سره

(۹۵۹ — ۱۰۶۴ هـ ق)

به تدوین و کوشش

سید رضاء الله شاه عارف نوشاهی

از انتشارات مکتبه نوشا هیریه . صاحبان شریف ، ضلع گجرات

۱۳۹۶ هجری قمری ۱۹۷۶ میلادی